إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ — عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ الہام

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ
الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار
فی پرچہ ایک آنہ
قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۶ عہ
ششماہی للعہ
سہ ماہی عا

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹۸	مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۲۶ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۴ رمضان ۱۳۴۴ھ	جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو جمعہ کی نماز کے بعد سردرد کا سخت دورہ ہو گیا۔ جو دوسرے دن تک بھی جاری رہا۔ اب خدا کے فضل سے آرام ہے۔

۲۴ مارچ۔ بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ میں ایک تقریر فرمائی۔ جس میں اہل قادیان کو چندہ خاص کی تحریک کرتے ہوئے اپنی ذاتی اصلاح کی طرف بھی توجہ دلائی۔

صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب ابن حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب شہید واپس تشریف لے گئے ہیں۔ کیونکہ گھر کا انتظام اور دیگر کاروبار انہی کے سپرد ہے۔ ان کے دوسرے بھائی صاحبزادہ سید ابو الحسن صاحب حصول تعلیم کی غرض سے ٹھہر گئے ہیں

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے نومسلم نے سکھ دھرم کے متعلق ایک عام لیکچر دیا۔ جس میں ثابت کیا کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ خود دوسروں کو السلام علیکم کہتے اور دوسروں کے سلام کا وعلیکم السلام سے جواب دیتے تھے۔

المَوعِظَۃُ الحَسَنَۃ

اسباب پرستی کا شرک

ایمان اور اسباب

اسباب پرستی بھی آج کل ایک خطرناک شرک کی حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ مومن کا جس قدر ایمان اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے اسی قدر وہ اسباب کی نفی اپنے ایمان میں کرتا اور جب یہ ایمان کامل ہو جاتا ہے۔ تو اس کی ایمانی نظر میں اسباب کا سلسلہ معدوم ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ اور توکل رہتا ہے۔ اس درجہ پر بعض امور اس قسم کے بھی پیش آتے ہیں۔ کہ فی الحقیقت بلا توسط اسباب ظاہری اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو مدد دیتا ہے اور شفا دیتا ہے۔ میں نے اپنی ذات پر ان امور کو مشاہدہ کیا ہے۔ بعض امراض میں بدون کسی دوا کے استعمال کے مجھے شفا دی ہے۔ اسباب پرست خواہ کچھ ہی کہے۔ مگر میں ایسے نشانوں کو بے قدری کی نگاہ سے دیکھوں۔ یا انہیں ضائع کروں۔ تو معصیت ہی نہیں کفر تک نوبت پہنچتی ہے۔ اسی طرح یہ طاعون سے محفوظ رہنے کا نشان جو دیا گیا ہے۔ میں اس کا کیونکر انکار کروں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ :۔

بدوں ٹیکہ کے مجھے بچایا گیا ہے،

ما من داء الا له دواء

یہ سچ ہے۔ کہ ہر مرض کی دوا اس نے پیدا کی ہے۔ مگر یہ تو نہیں کہا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کسی مرض کو بدوں دوا کے شفا نہیں دیتا۔ یہ ترک ادب ہے۔ ما من داء الا له دواء الگ چیز

ہے۔ اور وہ اپنے مقام پر۔ اور یہ درجہ توکل اور ایمان کا جو ہم رکھتے ہیں۔ ایک اور مقام پر ہے ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

رعایت اسباب

ہم رعایت اسباب کرتے ہیں۔ اس حد تک جہاں تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور جب وہ براہ راست ایک امر فرماتا ہے۔ تو ہم اسکو چھوڑ نہیں سکتے پس رعایت اسباب کی ایک وجہ ہے۔ وہ ہم پر حرام نہیں۔ اور نہ اسے ہم حرام سمجھتے ہیں۔ اپنی حفاظت ضروری ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ یعصمک من الناس پر بھی اپنی حفاظت کے اسباب کو نہ چھوڑتے تھے۔ اور کوئی نبی یا ولی ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو رعایت اسباب کو حرام قرار دے۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی کا اصل سہارا اور تکیہ اللہ تعالیٰ کو قرار دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی آزمائش کرنا نہیں چاہتا۔ یہ گستاخی ہے۔ ہم رعایت اسباب کرتے ہیں۔ لیکن ایمانی حالت میں نفی اسباب کرتے ہیں۔ اور یہ ایک باریک سر ہے۔ جس کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی یہ قانون قدرت ہے۔ کہ جوں جوں بندہ اپنے ایمان میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ اسی قدر وہ اس کے لئے اسباب کم کرتا جاتا ہے۔ اور پھر غیب سے فضل کرتا ہے۔

واذا مرضت فھو یشفین

دنیا میں مبتلا اور اسباب میں گرفتار لوگوں کو یہ بات کس طرح سمجھ میں آئے۔ میں یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں۔ کہ میں نے دیکھا ہے کہ مجھ کو بدون اسباب اس نے شفا دی ہے۔ ایک بار میری دانت میں درد ہوا۔ ایک شخص سے میں نے علاج پوچھا۔ اس نے کہا علاج دندان۔ اخراج دندان۔ میں اسی خیال میں تھا کہ یکایک غنودگی ہوئی۔ اور اس کے بعد دانت میں درد نہیں ہوا۔ اور آج تک خدا کے فضل سے نہیں ہوا۔ اس وقت میری زبان پر جاری تھا۔ واذا مرضت فھو یشفین۔"

الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۲ء } حضرت مسیح موعودؑ

اخبار احمدیہ

کیمل پور میں جناب مفتی صاحب کا لیکچر

(تار بنام الفضل)

سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت کیمل پور بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب کے کیمل پور تشریف لانے پر یہاں کے معزز اصحاب نے امریکہ میں اسلام کے متعلق لیکچر سننے کی خواہش ظاہر کی جس پر جناب صوفی صاحب نے ۲۳ مارچ ۱۹۲۶ء ایک نہایت دلچسپ اور مؤثر لیکچر دیا۔ جو چار سو سے زیادہ اصحاب نے سنا جن میں معززین اور تعلیم یافتہ اصحاب بکثرت تھے۔ لیکچر ختم ہونے پر جناب چوہدری محمد اصغر صاحب وکیل غیر احمدی نے قابل لیکچرار کی ذات کو قابل قدر بتایا۔ اور ان کے اس قیمتی کام کی بہت تعریف کی۔ جو انہوں نے اشاعت اسلام کے متعلق سر انجام دیا ہے۔ ہم جناب سید محسن مرزا صاحب اور دوسرے اصحاب کے بہت ممنون ہیں۔ جنہوں نے ہمیں ضروری امداد بہم پہنچائی۔

احمدیہ لائبریری

سید والا میں سوکس کے قریب احمدی ہیں جن کی پرانی جماعت مخلصین ہے۔ ان کے علاوہ اور بہت سے دوست غیر مذاہب کے احمدیہ لٹریچر سے محبت رکھتے ہیں۔ اور مطالعہ کے بہت خواہاں ہیں۔ لہذا یہاں "احمدیہ لائبریری" کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اس لئے جن احمدی بھائیوں کے پاس کوئی احمدی کتاب یا ٹریکٹ۔ اخبار یا رسالہ پرانا یا نیا ہو۔ اور وہ محض للہ دینا چاہتے ہوں۔ وہ پتہ ذیل پر کم از کم ایک کاپی ضرور ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

محمد ابراہیم۔ سکرٹری انجمن احمدیہ۔ سید والا ضلع شیخوپورہ

ریویو انگریزی کی جلدیں

حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ مغربی افریقہ کو اپنی تبلیغی اغراض کے لئے ریویو انگریزی کی ۱۹۰۲ء لغایت ۱۹۱۰ء جلدیں درکار ہیں۔ جو احباب یہ ثواب حاصل کرنا چاہیں۔ وہ از راہ کرم مجھے اطلاع بخشیں۔ اور اگر کوئی دوست قیمتاً دینی چاہیں تو وہ بھی معہ قیمت سے اطلاع بخشے۔ خاکسار مصباح الدین احمد۔ قادیان

اعلان نکاح

میں نے ڈاکٹر محمد الدین صاحب شب قدر کے نکاح کا خطبہ عزیزہ امۃ الحی بنت میاں محمود صاحب امیر جماعت مردان کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھ کر اعلان کیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو موجب برکات بنائے۔ تاجدار فضل الدین از مردان

درخواست دعا

(۱) عاجز کا لڑکا میاں ہمام الدین بیمار ہے۔ اسکی ایک آنکھ بالکل خراب ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ تمام بزرگان دین اور احمدی بھائیوں سے خاکسار درخواست کرتا ہے۔ کہ عزیز موصوف کی آنکھ کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار سید حسام الدین احمد از جمشید پور۔

(۲) میری چچی مکرمہ بی بی طاہر النساء صاحبہ اور میرے خاوند جناب مصباح الدین صاحب بیمار ہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگان و صاحبزادگان کی خدمت میں بصد ادب درخواست ہے کہ ان دونوں کے لئے دردِ دل سے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کامل عطا فرمائے۔ عاجزہ کریم النساء موضع تارڑا ضلع پیرہ بنگا

(۳) احمدی میڈیکل سٹوڈنٹس امرتسر کا آج کل سالانہ امتحان ہو رہا ہے۔ احباب دردِ دل سے رمضان المبارک میں ہماری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد انور سکرٹری احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امرتسر

(۴) میرا بھائی جمعہ خان صاحب بہت بیمار ہے۔ احمدی برادران سے عرض ہے۔ کہ اس کی تندرستی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار اللہ بچایا احمدی از سکرنڈ۔ سندھ

دعائے مغفرت

بندہ کی ایک قابل احترام قریبی رشتہ دار جو بندہ کی والدہ کے قائم مقام تھیں۔ ۸ مارچ کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون درخواست ہے۔ کہ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کر کے اس خاکسار کو ممنون فرمائیں۔ خاکسار شیر علی عفا اللہ عنہ۔ قادیان

(۲) مولوی فیروز الدین صاحب ککہ جہلم سابق طالب علم مدرسہ احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو کمسن لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کر کے مشکور فرمائیں۔

خاکسار عطا محمد کلرک دفتر ناظر اعلیٰ قادیان

بقایا داران بیرون ہند

مندرجہ ذیل وہ خریداران الفضل ہیں۔ جن کے نام عرصہ سے بقایا چلا آتا ہے۔ اور جن کی طرف سے ہمیں خط کا جواب نہیں ملتا (ممکن ہے ہمارا خط انکو نہ ملتا ہو) اس لئے بذریعہ اخبار درخواست کی جاتی ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اپنا اپنا بقایا ادا فرمائیں۔ دوسرے خریداران الفضل سے عرض ہے۔ کہ وہ اس بقایا کی وصولی میں دفتر کی امداد فرمائیں۔ مینیجر الفضل

اسماء بقایا داران

۔۔ قریشی محمد یوسف صاحب سپرنٹنڈنٹ بغداد یکم جولائی ۱۹۲۲ء لغایت ۳۰ دسمبر ۱۹۲۵ء

۹/۴۲ ڈاکٹر سلطان علی صاحب کاکاہیگو کمپالا کوٹوٹی ۲۵ اپریل ۱۹۲۴ء " " " " "

۸/۴۱۸ بابو نور محمد صاحب کلرک معرفت جعفر صادق صاحب بغداد یکم مارچ ۱۹۲۵ء " " " "

۱۱ الٰہی بخش صاحب کنٹریکٹر کلنڈینی یکم جولائی ۱۹۲۴ء " " " "

۱۲/۴۳ ایم نور محمد خان صاحب پی ڈبلیو انسپکٹر دارالسلام یکم مئی ۱۹۲۴ء " " " "

۶۰ ایم محمد خان صاحب موٹر ڈرائیور بغداد یکم جولائی ۱۹۲۴ء " " " "

۴۱ بابو فضل محمد صاحب گودس کلرک بغداد " " " " " "

۹۳ بابو محمد حیات صاحب کمپالا کوکونی یکم مئی ۱۹۲۴ء " ۲۵ مئی ۱۹۲۵ء

۶۷ غلام مجتبیٰ صاحب ہانگ کانگ یکم جنوری ۱۹۲۵ء " " ۳۰ نومبر ۱۹۲۵ء

۴۹/۲۸ مسٹر محمد حسین صاحب انسپکٹر آف پولیس بغداد یکم مارچ ۱۹۲۵ء " " " "

۵۷/۴۹ ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب بارہ ناگو نائیکا یکم مارچ ۱۹۲۴ء " " " "

۸۲ ڈاکٹر اے لے ایشیری ہنیادی کنٹ بغداد یکم اپریل ۱۹۲۴ء " " " "

چودہری جلال الدین صاحب کمپالا۔ یکم مئی ۱۹۲۵ء " " " "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
یوم سہ شنبہ۔ قادیان دارالامان ۳۰ مارچ ۱۹۲۶ء

جمعیۃ العلماء ہند کا اجلاس کلکتہ

ہندوستان کے علماء کی جمعیۃ نے اپنے حال کے اجلاس منعقدہ کلکتہ میں یوں تو دنیا جہاں کے معاملات پر رائے زنی کی ہے۔ لیکن اشاعت و ترویج اسلام کے سوال کو جو عیسائیوں اور آریوں کی پُرزور یورش کی وجہ سے دن بدن زیادہ توجہ طلب ہو رہا ہے۔ چھیڑا ہی نہیں۔ کہیں سلطان ابن سعود کو حکومت حجاز کے متعلق اس قسم کے مشورے دئے گئے ہیں۔ کہ "وہ حجاز کی حکومت اسلامی اصول کے موافق اور خلافت راشدہ کے نمونہ پر ہو۔ جس میں استبداد اور کسی خاندان اور نسل کی تخصیص اور وراثت کا اعتبار نہ ہو اور ہر قسم کے غیر مسلم اثر و نفوذ سے پاک ہو" اور ان کے اعلان ملوکیت کو "تعجب انگیز" قرار دیتے ہوئے یہ التجا کی گئی ہے۔ کہ وہ "حکومت حجاز کے متعلق مؤتمر کے فیصلہ کو آخری فیصلہ قرار دیں گے" اور کہیں موصل کا قضیہ طے کرتے ہوئے حکومت برطانیہ کو اس طرح "متنبہ" کیا گیا ہے۔ کہ "وہ ترکوں کے تاریخی۔ طبعی۔ جغرافیائی حق کو تسلیم کر کے جنگ کے امکان کو دفع کرے" اور اس کے ساتھ ہی۔ حکومت برطانیہ کو آیات قرآن کریم اور صحیح احادیث کا حوالہ دیکر یہ کہا گیا ہے۔ کہ "حضرت حق تعالیٰ شانہ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صریح اور صاف احکام کے بموجب مسلمانوں پر حرام اور قطعی حرام ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے قتل یا ایذا رسانی یا کسر شوکت اسلامی کا باعث ہوں"

پھر کہیں تو صوبہ سرحد کی طرف عنان توجہ پھیرتے ہوئے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ "جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس گورنمنٹ ہند کے اس طرز عمل کو جو اس نے صوبہ سرحدی (شمالی ہند) میں برٹش انڈیا کے دوسرے صوبوں کے خلاف قائم کر رکھا ہے۔ صریح بے انصافی اور غیر مساویانہ سلوک اور فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن کے نفاذ کو صوبہ سرحدی کے لئے دائمی مارشل لا کے مترادف سمجھتا ہے" اور کہیں "بنگال آرڈیننس کے خلاف صدائے احتجاج" بلند کرتے ہوئے کہا گیا ہے "جمعیۃ علماء کا یہ اجلاس ملک کے ان مخلص فدائی اور کارکنوں کے ساتھ جو ان قوانین کے ماتحت کھلی ہوئی عدالت میں مقدمہ چلائے بغیر جیل میں بند کر دئے گئے ہیں۔ حکومت کے طرز عمل کو جابرانہ تشدد کا نتیجہ اور انصاف کے قطعاً خلاف سمجھتا ہے"

پھر ایک طرف اگر "ریاست جیند کے خلاف صدائے احتجاج" اٹھائی گئی ہے۔ تو دوسری طرف "جمشید پور ٹاٹا مل کا رویہ" درست کرنے کی لفظی کوشش سے دریغ نہیں کیا گیا۔

غرض اس "جمعیۃ" نے جسے "علماء" کی جمعیۃ ہونے کا فخر حاصل ہے۔ نہ صرف ہندوستان کے طول و عرض میں اُلجھے ہوئے اہم معاملات کی عقدہ کشائی کے لئے زور لگایا گیا ہے بلکہ بیرونی ہند کی سیاسیات میں بھی کافی سے زیادہ دخل دیا ہے۔ لیکن کس قدر حیرت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ ان رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وراثت کے اجارہ داروں اور اسلام کے علمبردار کہلانے والوں نے جس امر کی طرف قطعاً توجہ نہیں کی۔ وہ وہی ہے۔ جس نے ان کو علماء بننے کا موقعہ دیا۔ اور وہ وہی مقصد اور مدعا ہے۔ جو خالق اکبر نے ہر ایک مومن کا خود قرار دیا ہے۔ یعنی اشاعت اسلام۔ جمعیۃ العلماء کی پاس کردہ تمام قرار دادیں پڑھ جاؤ۔ کہیں ایک لفظ بھی اس بارے میں نہیں ملے گا۔ کہ مسلمانوں کو اشاعت اسلام کے لئے بھی کوشش اور سعی کرنی چاہیئے۔ حتیٰ کہ صدر جلسہ سید سلیمان صاحب ندوی بھی اپنے نہایت طویل خطبہ میں سوائے چند سرسری الفاظ کے اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکے۔ جس خطبہ کے پچاس ساٹھ صفحے صرف امارت شرعیہ کی تشریح و توضیح میں صرف کئے گئے ہوں اس میں اشاعت اسلام کے متعلق صرف چند سطور کی بمشکل گنجائش نکالنا بتاتا ہے۔ کہ خطبہ لکھنے اور پڑھنے والے کی نگاہ میں اس مسئلہ کی کہاں تک قدر و قیمت ہے۔ اور جب صدر نے اس نہایت ضروری اور اہم مسئلہ کے متعلق اس قدر بے التفاتی اور کم توجہی روا رکھی ہو۔ تو دوسروں کو کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ اس کی نسبت لب کشائی کی زحمت گوارا کرتے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا علماء کہلانے والوں کے لئے یہ امر نہایت ہی شرمناک نہیں ہے۔ کہ وہ یوں تو ساری دنیا کے جھگڑوں اور بکھیڑوں میں دخل دیتے پھریں اور خواہ کوئی ان کی سُنے یا نہ سُنے۔ دھمکیاں دینے سے بھی دریغ نہ کریں۔ لیکن اشاعت اسلام کے متعلق عملی طور پر کچھ کرنا تو الگ رہا۔ زبانی طور پر کہنے سے بھی ان کی زبانیں گنگ ہو جائیں۔ اور وہ ایک لفظ بھی نہ کہہ سکیں۔ ان کے قلم ٹوٹ جائیں۔ اور وہ کچھ نہ لکھ سکیں۔ ان کے دماغ پراگندہ ہو جائیں۔ اور وہ کچھ سوچ نہ سکیں۔ پھر ستم یہ کہ "جمعیۃ العلماء" کی یہ حالت اور یہ روش اس موقعہ اور اس محل پر ہو۔ جبکہ عیسائیوں کے علاوہ ہندو بڑے سازوسامان کے ساتھ بنگال اور بے علم مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر ان سے اسلام چھڑا رہے ہوں اور مسلمانان بنگال نے علماء کے جلسہ کے اخراجات اسی امید اور توقع پر برداشت کئے ہوں۔ کہ وہ نہ صرف مخالفین اسلام سے مسلمانوں کو بچانے بلکہ اشاعت اسلام کی بھی کوئی صورت تجویز کرینگے۔ اور اس پر عمل کر کے مسلمانوں کو مُرتد ہونے سے بچائیں گے۔

اب اگر مسلمانان بنگال یہ معلوم کرنا چاہیں۔ کہ ان اخراجات کے مقابلہ میں جو علماء پر اٹھائے گئے۔ انہیں کیا فائدہ ہوا۔ اور ایک دو نہیں۔ دس بیس نہیں۔ سینکڑوں علماء نے ان کے صوبہ میں جمع ہو کر ان کے دینی اور دنیوی خطرہ کے متعلق کیا کیا۔ تو انہیں نہایت ہی افسوس اور رنج ہوگا۔ کیونکہ علماء ان کی دعوتیں اڑانے۔ ان کی مہیا کردہ موٹروں پر سیر و سیاحت کرنے۔ اعلیٰ درجہ کے ہوٹلوں میں لطف زندگی حاصل کرنے کے باوجود ان کو عیسائیوں اور ہندوؤں کے رحم پر اسی طرح چھوڑ کر اپنے اپنے گھروں کو سدھار گئے۔ جس طرح وہ پہلے تھے۔ اور اس خطرہ کے متعلق انہوں نے مسلمانان بنگال کی کچھ بھی امداد نہ کی۔

اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ جمعیۃ العلماء والے جنہیں اپنے تازہ پرچہ (۲۳ مارچ) میں "زمیندار" نے "وراثت نبوت کے معزز حاملین" اور باعتبار منصب کائنات انسانیت کے سب سے بڑے اعزاز سے مشرف ہونیوالے" قرار دیا ہے۔ اسلام کی اشاعت کو قطعاً غیر ضروری اور غیر مفید سمجھتے ہیں۔ اسی لئے اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اسی کے ساتھ یہ کہنا بھی بالکل درست ہوگا۔ کہ دراصل وہ اپنے آپ میں اتنی طاقت اور ہمت ہی نہیں پاتے کہ مخالفین اسلام کا مقابلہ کر کے اسلام کی حفاظت کر سکیں یا اسلام سے ناواقف مسلمانوں کو اسلام کی خوبیوں سے قائل کر کے ارتداد سے باز رکھ سکیں۔ اور غیر مذاہب کے لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی تحریک کر سکیں۔ اگر یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔ تو بتایا جائے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ علماء کہلانے والوں نے اپنے اس پروگرام میں جس میں مشرق و مغرب کے مسائل داخل ہیں۔ اشاعت اسلام کو داخل نہیں کیا۔ اور نہ اس کے متعلق کوئی عملی سعی اور کوشش کرتے ہیں۔

آہ! اگر علماء کہلانے والوں کی یہ حالت نہ ہوتی۔ تو عوام کیوں ظلمت اور تاریکی میں پڑے ہوتے۔ اور کیوں مخالفین اسلام کی کوششوں کے شکار ہو کر اسلام کی سی نعمت غیر مترقبہ سے مُنہ موڑ لیتے۔

ہر ایک وہ شخص جس کے دل میں اسلام کی کچھ بھی محبت اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کا احساس ہوگا۔ وہ جمعیۃ العلماء کے اس رویہ کے متعلق رنج اور افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکیگا۔ لیکن حیرت ہے

یہی بات "زمیندار" کے نزدیک "جمیعۃ العلماء" کی سب سے بڑی خوبی ہے چنانچہ اجلاس مذکور کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"سب سے بڑھ کر قابل قدر اور در خور مسرت حقیقت یہ ہے۔ کہ دوسری قوموں کی جماعتی و مذہبی انجمنوں کے اجلاس ہوتے ہیں۔ تو ان میں مقاصد ملک و قوم سے قطعی بے پروائی کے مظاہرے دکھائی دیتے ہیں۔ مسلمانوں کی شدید مخالفت کا شور و شغب گونج رہا ہوتا ہے۔ لیکن جمیعۃ علماء اسی ماحول اور اسی فضا میں جمع ہوتی ہے۔ تو اس کی کسی تقریر کسی خطبہ کسی رزو ۰ ۰ ۰ ۰ کسی ... سے کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی۔ جو مقاصد آزادی وطن کے خلاف ہو یا ہندوستان کی کسی غیر مسلم قوم کے خلاف ہو" (زمیندار ۲۳ مارچ)

ان الفاظ کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ چونکہ ہندوستان کی غیر مسلم اقوام میں اشاعت اسلام کی سعی کرنا یا غیر مسلم اقوام کو مسلمانوں کو مرتد کرنے سے روکنا ہندوستان کی غیر مسلم اقوام کے خلاف کوشش کرنا ہے۔ جو مقاصد آزادی وطن کیلئے مضر ہے۔ اس لئے علماء کی جمیعۃ نے اپنی کسی تقریر۔ کسی خطبہ کسی قرارداد اور کسی فعل سے اس قسم کی بات ہی ظاہر نہیں ہونے دی۔ جسے اشاعت اسلام ــــــ سے متعلق کہا جا سکے۔ تاکہ ہندوستان کی غیر مسلم اقوام اسے اپنے خلاف سمجھ کر ناراض نہ ہو جائیں۔ اور پھر آزادی وطن حاصل نہ ہو سکے۔ اور یہ جمیعۃ العلماء کی سب سے بڑھ کر قابل قدر خوبی ہے*

جب مسلمانوں کے علماء کی یہ حالت ہو۔ کہ اشاعت اور حفاظت اسلام کا بھولے سے بھی انہیں خیال نہ آتا ہو۔ اور ان کے مداح ایسے ہوں۔ جن کے نزدیک یہ ان کی سب سے بڑی خوبی ہو۔ تو اس قوم کے تباہ و برباد ہونے میں کیا شک و شبہ رہ جاتا ہے*

اصل بات یہ ہے۔ کہ چونکہ آج کل کے علماء محض نام کے علماء رہ گئے ہیں۔ اور اسلام کی حقیقت سے بے بہرہ ہو کر ضلالت اور گمراہی میں بھٹک رہے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان سے اپنے دین کی خدمت کی توفیق ہی چھین لی ہے۔ اور یہ ان علماء کے ناحق پر ہونے کا اتنا بڑا ثبوت ہے۔ کہ معمولی سی عقل رکھنے والا انسان بھی اسے سمجھ سکتا ہے۔ اب دین کی خدمت سوائے اس جماعت کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کی ہے۔ نہ کوئی کر سکتا ہے۔ اور نہ کر رہا ہے۔ خواہ وہ علماء کی جمیعۃ ہو یا صوفیا کا گروہ۔ خواہ وہ امراء کا طبقہ ہو۔ یا گمراہوں کا فرقہ۔ کیا مسلمان اتنی بڑی واضح اور روشن بات پر غور نہیں کرینگے۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو جس غرض کیلئے پیدا کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ اب دیکھو۔ اس غرض کو جماعت احمدیہ پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یا وہ لوگ جو علماء کہلاتے جمعیتیں بناتے اور وراثت نبوت کے دعویدار بنتے ہیں*

ہندوؤں کا سنگھٹن اور مسلمان

مشہور آریہ لیڈر بھائی پرمانند صاحب ایم اے نے ہندو مہاسبھا دہلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اس وقت آپس میں لڑنا نہیں چاہئے۔ آریہ سماج اور سناتن دھرم کا مذہبی امور میں اختلاف خواہ کچھ بھی ہو مگر جہاں جاتی کی رکھشا کا سوال ہے۔ سب کو ایک ہو جانا چاہئے۔ سچائیاں ہمیشہ بدلتی رہیں گی۔ کچھ لوگ ایک بات کو سچ سمجھینگے۔ کچھ دوسروں کو۔ خطرہ کے وقت یہ نہیں سوچنا چاہئے۔ کہ سچ کیا ہے۔ اور جھوٹ کیا ہے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہندو جاتی سب ملکر ایک ہو جائے۔ اور جاتی کو بچائے" (تیج ۱۷ مارچ)

ان الفاظ پر حاضرین نے نعرہ ہائے تحسین "بلند" کر کے داد دی۔ جو اس بات کا ثبوت تھا۔ کہ ہندوؤں اور آریوں کے سب بڑے بڑے لیڈر اس بات کے ساتھ متفق تھے۔ اور وہ آپس کے اتحاد کی خاطر نہ صرف سچائیوں کو تبدیل شدہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ دوسروں سے مقابلہ کے وقت سچ جھوٹ میں تمیز کرنے کی بھی ضرورت نہیں سمجھتے*

ہندو قوم کی یہ ذہنیت جہاں اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ہندو مذہب انہیں متحد کرنے سے بالکل عاجز اور درماندہ ہے۔ اسی لئے وہ سچائیوں کے بدلنے کا عقیدہ گھڑ کر اتحاد کی خاطر اسے پس پشت ڈال رہے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کے لئے قابل عبرت بھی ہے۔ جو واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے امر اور ولا تفرقوا کی نہی کے باوجود بے حد پراگندہ اور منتشر ہو رہے ہیں۔ اور نہ صرف اتحاد کی کوئی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ان کو متحد کرنے کا جو سامان کیا ہے۔ اس کے خلاف شوریدہ سری کا ثبوت دیتے رہتے ہیں*

کیا مسلمان اس قدر بربادی اور تباہ حالی تک پہنچ کر بھی ایک متحد جماعت بننے کی ضرورت محسوس نہیں کرینگے اور ہمسایہ قوموں کی جد و جہد سے بھی ان میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوگی*

امارت شرعیہ کے نئے امیدوار

اسی اخبار کے اس مضمون میں جو جمیعۃ العلماء کے اجلاس کلکتہ کے متعلق لکھا گیا ہے یہ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ صدر جلسہ نے اپنے خطبہ کا بہت بڑا حصہ مسئلہ امارت کی تشریح و توضیح پر خرچ کر دیا (اخبار الامان ۱۹ مارچ) سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی سلیمان صاحب ندوی کی یہ دردسری اور دماغ سوزی بلا وجہ اور بلا سبب نہ تھی۔ بلکہ اس سے انکی اپنی ذات والا صفات وابستہ تھی۔ چنانچہ اخبار مذکور لکھتا ہے:-

"کافی تجربہ اور انتظار کے بعد جناب مولانا ابو الکلام صاحب نے بھی اس وادی پُر خار کی مشکلات کو معلوم کر لیا۔ اور وہ عملاً اس سے قطعاً پیچھے ہٹ گئے۔ اب امارت کا جھنڈا لے کر جناب مولانا سید سلیمان صاحب میدان میں آئے ہیں حالانکہ اسوقت آپنے امارت کی تائید میں ایک لفظ بھی تحریر نہ کیا تھا۔ بلکہ جہاں تک ہمیں یاد ہے۔ آپ کی بعض تحریروں سے اختلاف مترشح ہوتا تھا۔ تاہم ممکن ہے۔ کہ اب اس مسئلہ میں شرح صدر ہو گیا ہو۔ اور جناب مولانا ابو الکلام صاحب کے تحریک امارت سے دست کش ہو جانے کے بعد آپ مسند امارت کو پھر آباد کرنا چاہتے ہوں"

معلوم نہیں اخبار مذکور کے ایڈیٹر صاحب کو خود علماء کے مجمع میں شرکت کا فخر حاصل ہونے کے باوجود تعجب اور حیرت کس بات پر ہے۔ اگر ہر تحریک اور تجویز پیش کرتے ہوئے علماء کو سب سے مقدم اپنے ذاتی اغراض اور فوائد نہ ہوتے۔ تو انہیں ہر موقعہ پر ناکامی کا کیوں سامنا ہوتا۔ آج کل کے علماء کی یہ ایک خاص خصوصیت ہے۔ کہ وہ کوئی نئی تجویز پیش ہی اسوقت کرتے ہیں۔ جب سمجھتے ہیں۔ کہ حصول منافع کے پرانے طریق بوسیدہ اور بے کار ہو چکے ہیں۔ اب کوئی نئی راہ اختیار کرنی چاہئے۔ کیا ہمارے اس دعوے پر علماء کا آج تک کا طرز عمل شاہد نہیں ہے

بے کار گائے بیلوں سے ہندوستان کو نقصان

پچھلے دنوں پنجاب کونسل میں جب ذبیحہ گائے کے خلاف تجویز پیش کی گئی۔ تو ہندو ممبروں نے کونسل کو قائل کرنے کے لئے سب سے بڑی دلیل یہ دی۔ کہ اس سے ملک کو اقتصادی فوائد حاصل ہونگے۔ بادی النظر میں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب گائیں ذبح نہ ہونگی۔ اور ان کی کثرت ہو جائیگی تو دودھ گھی بہت سستا ہو جائیگا۔ اور کھیتی باڑی میں بھی آسانی پیدا ہو جائیگی۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ذبح نہ ہونے سے بے کار بیل اور دودھ دینے کے ناقابل گائیں چارہ کی قلت کا باعث ہو کر اور بھی زیادہ گرانی کا باعث ہونگی۔ یہ کوئی خیالی اور قیاسی بات نہیں ہے۔ بلکہ موجودہ حالت میں ہی ہندو صاحبان بے کار گایوں کے بچانے کے لئے جو کوشش کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ مسٹر کلیبنڈ نے اپنی پنجاب کو اپریٹو کانفرنس کی صدارتی تقریر میں یہ بیان کیا ہے:-

"سنہ ۱۹۲۴ء میں بنگلور کے بورڈ آف ایگریکلچر (زراعتی بورڈ) کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ایک ماہر زراعت نے بیان کیا تھا۔ کہ محض نکمے بیل اور نکمی گایوں کے رکھنے سے ہندوستان کو سالانہ ایک سو ستر کروڑ کا نقصان ہوتا ہے۔ غور فرمایئے۔ کہ یہ ایک سو ستر کروڑ کا نقصان ہر سال ہندوستان کو ہو رہا ہے۔ اگر ان نکمے بیلوں گایوں کی بجائے اچھے بیل اور اچھی گائیں رکھی جائیں۔ تو ملک کو ایک سو ستر کروڑ کی بچت ... ہر سال ہو یعنی دوسرے الفاظ میں تمام برٹش انڈیا کی زمین کے لگان سے چار گنا رقم کا فائدہ" کیا ان شمار و اعداد کے ہوتے ہوئے بھی ہندو صاحبان بے کار بیلوں اور گایوں کے متعلق یہ دعوے کر سکتے ہیں۔ کہ ان کی حفاظت ملک کے اقتصادی فوائد کے لئے ضروری ہے*

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

حقیقی مومن اور غیر مومن میں فرق
رمضان المبارک میں خاص برکات کے حصول کا موقعہ
چندہ خاص کی تحریک

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۱۹ر مارچ ۱۹۲۶ء

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حسب ذیل آیات پڑھیں:-

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ط قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ج بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (۴۹ - ۱۴ تا ۱۸)

یہ مہینہ وہ

مبارک مہینہ

ہے - جس میں قرآن کریم کے نزول کی ابتدا بتائی جاتی ہے اور جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دوبارہ سارے سال کا سارا قرآن جتنا نازل ہو چکا ہوتا جبریل کے ذریعہ نازل ہوتا تھا - گویا یہ مہینہ قرآن کریم سے خاص خصوصیت رکھتا ہے - پس اس مہینہ کا ادب و احترام ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور ہر ایک مومن کا فرض ہے - کہ ان ایام کو خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت خرچ کرے۔

دیکھو بعض صداقتیں، بعض فرائض اور بعض ذمہ داریاں ہمیشہ ہی انسان کے ساتھ لگی رہتی ہیں۔ لیکن ان کے ظہور کے

خاص اوقات

بھی ہوتے ہیں۔ ماں باپ کا ادب کرنا ہمیشہ ہی انسان کا فرض ہے۔ اور ماں باپ سے محبت کرنا ہمیشہ ہی بچہ کے لئے ضروری ہے۔ لیکن یہ بات جو فطرتاً انسانوں میں پائی جاتی ہے۔ اور جو کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتی - یہ بھی ہر وقت انسانوں میں یکساں طور پر نہیں پائی جاتی - ایک باپ یا ماں جب بچہ کے سامنے ہوتی ہے۔ اسوقت جو ادب اور محبت بچہ کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت نہیں ہوتی - وہ ادب جو اس وقت ظاہر ہوتا ہے۔ جب ماں باپ سامنے ہوتے ہیں - اور وہ محبت جو اس وقت پیدا ہوتی ہے - جب ماں باپ پاس ہوں وہ اور رنگ کی ہوتی ہے۔ اور جب وہ سامنے نہ ہوں - اسوقت ادب اور محبت اور رنگ کی ہوتی ہے۔ اس حالت کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ دوسرے وقت میں

ماں باپ کی محبت اور ادب

نہیں ہوتا - ہوتا ہے۔ لیکن یہ قدرتی بات ہے کہ جب ماں باپ سامنے ہوں۔ تو ان کی محبت اور ادب زیادہ ہو۔ یہی حال اللہ تعالیٰ کے تعلق کا ہے - ہر وقت بندہ پر

خدا تعالیٰ کی اطاعت

فرض ہے۔ لیکن بعض دن ایسے ہوتے ہیں - جنمیں خدا تعالےٰ اسی طرح بندہ کے قریب ہو جاتا ہے۔ جس طرح ماں باپ بچہ کے سامنے آجاتے ہیں - ان دنوں میں بندہ کو اطاعت اور فرمانبرداری میں اسی طرح زیادتی کرنی چاہیئے۔ جس طرح ماں باپ کے سامنے آنے سے ان کے ادب اور محبت میں زیادتی ہوتی ہے آخر ایسا زمانہ تو بندہ پر کبھی نہ آئے گا کہ خدا تعالیٰ کو ان مادی آنکھوں سے دیکھ سکے - خدا خدا ہی ہے اور بندہ بندہ ہی۔ جب انسان ان آنکھوں سے خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق کو بھی نہیں دیکھ سکتا تو خدا تعالیٰ کو کہاں دیکھ سکیگا - پس انسان خواہ کتنی ہی ترقی کر جائے - جسمانی آنکھوں سے خدا تعالےٰ کو نہیں دیکھ سکیگا۔ ہاں رُوحانی آنکھوں سے دیکھیگا - اور اس میں ترقی کرتا جائے گا - اب اگر کوئی یہ سمجھے - کہ چونکہ

خدا تعالیٰ کی جسمانی رویت

حاصل نہیں ہو سکتی - اس لئے وہ کیفیت کس طرح پیدا ہو سکتی ہے جو ماں باپ کے سامنے آنے سے اس کے دل میں ان کی محبت اور ادب کے متعلق پیدا ہوتی ہے۔ تو وہ نادان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رویت

روحانی آنکھوں سے ہی حاصل ہو سکتی ہے - اور اس سے ایسا ہی تغیر انسان میں پیدا ہوتا ہے۔ جیسا ماں باپ کو جسمانی آنکھوں کے ساتھ دیکھنے سے - اور اگر کوئی انسان روحانی آنکھوں سے خدا کو نہیں بھی دیکھ سکتا۔ تو بھی اس میں یہ تغیر پیدا ہونا چاہیئے۔ دیکھو آخر

ایک نابینا

کے دل میں بھی ماں باپ کی محبت اور ادب کا جوش پیدا ہوتا ہے یا نہیں - ایک نابینا بچہ کبھی ماں باپ کو نہیں دیکھ سکتا - لیکن جب اسے ان کی آواز آتی ہے یا دوسروں سے سنتا ہے کہ ماں باپ پاس بیٹھے ہیں - تو کیا اس کے دل میں ویسی ہی محبت جوش نہیں مارتی - جیسی آنکھوں سے ماں باپ کو دیکھنے والے کے دل میں جوش مارتی ہے۔ پس وہ شخص جسے یہ مقام حاصل نہیں۔ کہ روحانی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کو دیکھ سکے۔ اسے یہ مقام تو حاصل ہے۔ کہ دوسروں سے خدا تعالےٰ کے متعلق سُن سکے - اس لئے یہ کہنا کوئی بے جا نہ ہوگا۔ کہ اگر کسی میں

ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کا ایمان

ہو - تو بھی رمضان کے ایام میں اس کے دل میں وہی کیفیت پیدا ہونی چاہیئے - جو روحانی آنکھوں سے خدا تعالےٰ کو دیکھنے والے کے قلب میں پیدا ہوتی ہے - اور جو ایسی ہی کیفیت ہے - جیسی بچہ کے سامنے ماں باپ کے آنے پر اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے - پس میں اپنی جماعت کو ان ایام کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان میں دوسرے ایام کی نسبت

دینی احکام کا ادب اور احترام

بہت زیادہ کریں - اور ان میں خدا تعالےٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دوسرے ایام کی نسبت بڑھ جائیں۔

دیکھو

رمضان کے روزوں کی غرض

کسی کو بھوکا یا پیاسا مارنا نہیں ہے۔ اگر بھوکا مرنے سے جنت مل سکتی - تو میں سمجھتا ہوں کافر سے کافر اور منافق سے منافق لوگ بھی اس کے لینے کے لئے تیار ہو جاتے - کیونکہ بھوکا پیاسا مر جانا کوئی مشکل بات نہیں - درحقیقت مشکل بات

اخلاقی اور رُوحانی تبدیلی

ہے۔ لوگ بھوکے تو معمولی معمولی باتوں پر بیٹھے تنگ جاتے ہیں۔ قیدخانوں میں جاتے ہیں - تو بھوک سٹرائک شروع کر دیتے ہیں اور برہمنوں کا تو یہ مشہور حیلہ چلا آتا ہے کہ جب لوگ ان کی کوئی بات نہ مانیں تو کھانا چھوڑ دیتے ہیں - پس بھوکا رہنا تو کوئی بڑی بات نہیں - اور نہ یہ رمضان کی غرض ہے

رمضان کی اصل غرض

یہ ہے - کہ اس ماہ میں انسان خدا تعالیٰ کے لئے ہر ایک چیز چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے - اس کا بھوکا رہنا علامت اور نشان ہوتا ہے اس بات کا - کہ وہ ہر ایک حق کو خدا کیلئے چھوڑنے کے لئے تیار ہے - کھانا پینا انسان

کا حق ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات اس کا حق ہے۔ اس لئے جو شخص ان باتوں کو چھوڑتا ہے۔ وہ یہ بتاتا ہے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کے لئے

اپنا حق چھوڑنے کے لئے تیار

ہوں۔ ناحق کا چھوڑنا تو بہت ادنیٰ بات ہے۔ اور کسی مومن سے یہ امید نہیں کی جاسکتی۔ کہ وہ کسی کا حق مارے۔ مومن سے جس بات کی امید کی جاسکتی ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنا حق بھی چھوڑ دے۔ لیکن اگر رمضان آئے۔ اور یونہی گذر جائے۔ اور ہم یہی کہتے رہیں۔ کہ ہم اپنا حق کس طرح چھوڑ دیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ ہم نے رمضان سے کچھ حاصل نہ کیا۔ کیونکہ رمضان یہی بتانے کے لئے آیا تھا۔ کہ خدا کی رضا کیلئے اپنے حقوق بھی چھوڑ دینے چاہئیں۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو کوئی یہ دعوےٰ کرنے کا مستحق نہیں ہے۔ کہ وہ ایمان لایا۔ اور اس نے

رمضان سے کچھ فائدہ

اٹھایا۔ زبانی دعویٰ کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ بہت لوگ ہوتے ہیں۔ جو بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے۔ تو وہ جاتے ہیں۔ اس قسم کا دعوےٰ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ وہی دعوےٰ

حقیقت میں دعویٰ

کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ عمل بھی ہو۔ اور ایسا ایک دعوےٰ جس کے ساتھ عمل ہو۔ قربانی ہو۔ اخلاص ہو۔ ایسے ہزار دعووں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ جن کے ساتھ عمل نہ ہو۔ بھلا بتاؤ تو سہی۔ دنیا میں کس کی قدر و قیمت ہوتی ہے۔ اس شخص کی جو تھیٹر کے تماشا میں بادشاہ بنتا ہے۔ یا اس کی جو تیس چالیس روپیہ کا کہیں ملازم ہوتا ہے۔ صاف بات ہے۔ کہ ایسے بادشاہ کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ وہ بڑے بڑے دعوے کرتا ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ایک معمولی کلرک کی زیادہ عزت ہوتی ہے۔ وجہ یہ کہ وہ دعوےٰ تو کرتا ہے۔ کہ میں بادشاہ ہوں۔ مگر بادشاہ چھوڑ معمولی افسر بھی نہیں ہوتا۔ اس کے مقابلہ میں دوسرا گورنر ہونے کا بھی دعویٰ نہیں کرتا۔ کلرک یا ہیڈ کلرک سو ڈیڑھ سو روپیہ تنخواہ کا ہوتا ہے۔ مگر اس کا دعویٰ زیادہ احترام کے قابل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں حقیقت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان آیات میں جو میں نے ابھی پڑھی ہیں۔ فرماتا ہے۔ قالت الاعراب آمنا۔ کچھ عربوں میں سے ایسے لوگ ہیں۔ کچھ قبائل کے لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔

ہم ایمان لائے

فی الواقعہ ظاہر میں وہ ایمان لائے۔ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے اس لئے علیحدہ ہوگئے۔ کہ وہ مسلمان نہ تھے۔ کئی باتوں میں اسلام کا رنگ ان میں پایا گیا۔ وہ نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، زکوٰۃ دیتے تھے۔ گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انہوں نے زکوٰۃ دینے اور باجماعت نماز پڑھنے سے انکار کر دیا تھا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سب اعمال بجا لاتے تھے۔ باوجود اس کے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل لم تؤمنوا۔ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے کہدے کہ

تم ہرگز ایمان نہیں لائے

کیونکہ ایمان لانے کے لئے صرف منہ سے کہدینا کافی نہیں ہے۔ یہ ان لوگوں کو کہا گیا ہے۔ جو نمازیں پڑھنے والے زکوٰۃ دینے والے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا دم بھرنے والے۔ اسلام لانے کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں سے تعلق قطع کرنے والے تھے۔ پھر کیوں ان کے متعلق یہ فرمایا۔ ظاہری احکام تو انہوں نے ماننے شروع کر دیئے تھے۔ اگر نماز پڑھنے سے کوئی مومن ہوسکتا ہے۔ تو وہ نمازیں پڑھتے تھے۔ اگر روزہ رکھنے سے کوئی مومن ہوسکتا ہے۔ تو وہ روزے بھی رکھتے تھے۔ اگر حج کرنے سے کوئی مومن ہوسکتا ہے۔ تو وہ حج کرنے کے لئے بھی تیار تھے۔ اور کرتے تھے۔ اگر زکوٰۃ دینے سے کوئی مومن ہوسکتا ہے۔ تو وہ یہ بھی دیتے تھے۔ پھر

وہ کیا چیز تھی

جس کے نہ ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ ایمان نہیں لائے۔ بلکہ یہ کہیں ولکن قولوا اسلمنا ہم نے

بات مان لی

ہے۔

اب کوئی کہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ ایمان لانے اور مان لینے میں کیا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ کہ نمازیں پڑھو۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ پڑھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا، اپنے مال سے زکوٰۃ دیا کرو۔ کسی مال پر چالیسواں حصہ، اور کسی پر دسواں حصہ، انہوں نے کہا، یہ بھی منظور ہے، اسی طرح جہاد کے متعلق جب حکم دیا گیا۔ اس کی بھی انہوں نے تعمیل کی کئی لڑائیوں میں شامل ہوئے۔ ورثہ کے متعلق جو احکام دیئے گئے۔ ان کو بھی انہوں نے مانا۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، زکوٰۃ دیتے اور دیگر تمام احکام مانتے تھے۔ پھر ان کے متعلق کہا گیا ہے۔ قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا۔ تم یہ کہو ہم مسلمان ہوگئے۔ مگر

ایمان کا نام نہ لو

اب سوال ہوتا ہے۔ کہ وہ کونسی چیز تھی۔ جو ان سے رہ گئی تھی۔ اور کس وجہ سے خدا تعالیٰ نے کہا۔ کہ یہ نہ کہو۔ ایمان لائے۔ بلکہ یہاں تک فرماتا ہے۔ ولما یدخل الایمان فی قلوبکم کہ ایمان تو ان کے قلوب میں داخل ہی نہیں ہوا۔ تم سب کچھ کرتے ہو۔ سارے احکام کی تعمیل کرتے ہو۔ مگر باوجود اس کے تمہارے

دلوں میں ایمان

داخل نہیں ہوا۔

اب سوال ہوتا ہے۔ وہ کونسی چیز تھی۔ جس کی وجہ سے ایمان ان کے دل میں داخل ہو جاتا۔ اور وہ ان کے پاس نہ تھی۔ اور کیوں؟ باوجود اس کے کہ وہ نمازیں پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے۔ حج کرتے تھے۔ زکوٰۃ دیتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ابھی تم اطاعت اللہ و اطاعت رسول میں داخل نہیں ہوئے۔ بے شک تم سب باتیں مانتے ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم یہ کہہ سکتے ہو۔ اسلمنا۔ اسلام لے آئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ

ظاہری اطاعت

کرتے تھے۔ کیونکہ اگر ظاہری اطاعت نہ کرتے۔ تو خدا تعالیٰ یہ نہ کہتا۔ کہ تم کہہ سکتے ہو۔ ہم اسلام لائے۔ پھر اس کے ہوتے ہوئے کیوں کہا جاتا ہے۔ تم مطیع نہیں ہو۔ اور تم ایمان نہیں لائے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ظاہری اطاعت اور چیز ہے اور ایمان اور چیز۔ کیونکہ ان کے ظاہری فرمانبردار ہوتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ تم ایمان نہیں لائے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وان تطیعوا اللہ و رسولہ لا یلتکم من اعمالکم اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ تو پھر اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تمہارے

اعمال میں کمی

نہیں کی جائے گی۔

یہ جواب ان باتوں کا ہے جو پیچھے بیان ہوئی ہیں۔ اور یہاں یہ فرمایا۔ کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائے۔ اگر کہو یہ تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ سب احکام مانتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس میں ایمان اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پیدا ہو جائے۔ اس کے ایمان میں پھر کمی نہیں ہوتی۔ چونکہ اعراب کو یہ بات حاصل نہیں۔ اس لئے معلوم ہوا۔ ان میں

حقیقی ایمان

نہیں ہے۔

اب دیکھو یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کس طرح پوری ہوئی۔ انہی لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد کہدیا۔ اب ہم زکوٰۃ نہیں دیتے یہ صرف رسول کریم کو دینے کا حکم تھا۔ اور باجماعت نماز پڑھنے میں سست ہوگئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ بے شک اب تم نمازیں پڑھتے ہو زکوٰۃ اور چندہ دیتے ہو۔ مگر ایک وقت آئے گا۔ جب ان میں کمی واقع ہو جائیگی۔

یہ بات ایک

مومن کے اعمال

میں کبھی نہیں ہوتی۔ چنانچہ لا یلتکم کی تشریح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں۔ کسی کے دل میں ذرا بھی ایمان داخل ہو جائے۔ یعنی بشاشت ایمان ہی رکھتا ہو سارا ایمان نہیں۔ بلکہ ایمان کی خوشبو ہی اس کے دل میں ہو تو خواہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ پھر بھی وہ ایمان سے نہیں پھرے گا۔

یہ ہے ایمان

اور ایمان کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کا ادنیٰ درجہ رکھنے والا بھی ایسا مضبوط ہو۔ کہ اگر اسے آگ میں ڈالا جائے۔ تب بھی اسلام اور اپنے اعمال کو نہیں چھوڑتا۔ اسے ایسا وثوق اور ایسا ثبات کا مقام حاصل ہوتا ہے کہ خواہ کچھ ہو۔ وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا وہ پہاڑ کی چٹان کی طرح ہوتا ہے۔ جس سے سمندر کی لہریں ٹکرا کر خود ہی پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔

اس آیت میں

اعراب کے متعلق پیشگوئی

تھی۔ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اعمال کو چھوڑ دینگے۔ جواب کرتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کہتا ہے تمہارا حق نہیں کہ تم کہو۔ ہم مومن ہیں۔ تمہارے اندر ایمان نہیں اور اس کا یہ ثبوت ہوگا۔ کہ تم ٹھوکر کھاؤ گے۔ وہ زمانہ آنیوالا ہے۔ جب تمہارے اعمال میں کمی آجائیگی۔ فرمایا یہ

مومن کی شان

نہیں ہے۔ بلکہ اس کی شان یہ ہے کہ وہ کبھی اعمال میں تھکتا نہیں بلکہ ترقی کرتا جاتا ہے۔ پس تم مومن نہیں ہو۔ ہاں اپنے آپ کو مسلمان کہہ لو۔ کیونکہ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹتا۔ اور حقیقی مومن وہی ہوتا ہے۔ جو اپنے اعمال میں ثبات اور استقلال رکھتا ہو۔ کیونکہ

ایمان کے معنی

ہیں۔ کہ انسان نے برکت کو حاصل کر لیا۔ اور امن میں ہو گیا۔ لیکن جو امن میں نہیں آتا۔ بلکہ خطرہ میں رہتا ہے۔ وہ مومن کہاں ہو سکتا ہے۔ آمن باللہ کے معنی ہیں۔ کہ اللہ کے ذریعہ انسان امن میں آچکا۔ اسے تنزل کا خطرہ نہیں رہا۔ جس انسان کو یہ مقام حاصل نہیں۔ وہ اگر ظاہری فرمانبرداری کرتا ہے تو مسلم کہلا سکتا ہے۔ اور اگر اس کی ظاہری اطاعت میں بھی نقص ہے تو پھر یہ بھی نہیں کہلا سکتا ÷

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ غفور رحیم۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک انسان سچے دل سے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا بھی کرے۔ اور پھر خدا اس کا انجام بخیر نہ کرے۔ اور اسکی کمزوریوں اور نقصوں کو ظاہر ہونے دے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ بچہ ماں کی گود میں ہو۔ اور اسے سردی لگ رہی ہے۔ اگر بچہ ماں کے لحاف میں ہے۔ تو سردی اسے کس طرح لگ سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ غفور ہے۔ اور غفر کے معنے ہیں۔ چدر اڑھا دینا۔ پس جو خدا کی گود میں اسکی چدر کے نیچے چلا گیا۔ وہ کس طرح ننگا ہو سکتا ہو اور اگر ننگا ہے تو معلوم ہوا۔ کہ وہ

غفور کی گود میں

نہیں ہے۔ پھر وہ رحیم ہے۔ اور رحیم کے معنی ہیں بار بار رحم کرنے والا۔ اگر کوئی ارتداد کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ یا اسکے اعمال میں کمزوری اور کوتاہی واقع ہو جاتی ہے تو اسپر رحم کہاں ہوا۔ اس میں تو کمی آگئی۔ اگر اس کا سچا تعلق اس خدا سے ہوتا۔ جو رحیم ہے۔ تو

بار بار رحیمیت کا جلوہ

اسپر ہوتا۔ تو فرمایا۔ ان اللہ غفور رحیم۔ خدا تو اپنے بندوں کی کمزوریوں کو ڈھانپنے والا اور ان پر بار بار رحم کرنیوالا ہے۔ جس کا اس کے ساتھ حقیقی تعلق ہو جاتا ہے۔ وہ پھر تنزل کی طرف نہیں جا سکتا۔

فرمایا تم اپنے آپ کو ابھی مومن نہ کہو۔ ہاں مسلم کہو۔ کیونکہ تمہارے اعمال میں وہ پختگی پیدا نہیں ہوئی۔ جو مومن کے اعمال کے لئے ضروری ہے۔ اور جس کے بعد ان میں کمی نہیں آسکتی۔

میں اپنے دوستوں کو اس آیت کی طرف توجہ دلاتا ہوں آج کل رمضان کے دن ہیں۔ اور

خصوصیت سے برکات حاصل کرنے کے دن

ہیں۔ ان میں سچے مومن بننے کی کوشش کرو۔

میں نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے۔ جو کچھ دین کی خدمت کر کے پھر سست ہو جاتے ہیں۔ مگر اس آیت سے پتہ لگتا ہے کہ مومن کبھی سست نہیں ہوتا۔ اور جس کے اندر سستی پیدا ہو۔ وہ اپنے آپ کو مسلم کہہ سکتا ہے۔ مومن نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مومن کی یہ علامت ہے

کہ لا یلتکم من اعمالکم شیئاً۔ اگر تم مومن ہو گے تو تمہارے اعمال میں کبھی کمی نہ ہونے دی جائیگی۔ یہ معنے اس آیتہ کے ہرگز نہیں ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ مومنوں کے اعمال ضائع نہ کریگا اور ان کا نتیجہ ضرور نکلیگا۔ کیونکہ یہ تو خدا نے کافروں کے متعلق بھی فرمایا ہے۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ کہ کسی کی رائی کے برابر نیکی بھی ضائع نہ جائیگی۔ اب کونسا مومن ہوگا۔ جو رائی کے برابر بھی نیکی نہ رکھتا ہو۔ مومن تو الگ رہا کوئی خطرناک سے خطرناک کافر اور آریہ بھی ایسا نہ ہوگا۔ جس نے رائی کے برابر بھی کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔ اس کی بھی یہ نیکی ضائع نہ جائیگی۔ پھر اگر کوئی ایسا انسان فرض بھی کر لیا جائے۔ جس کی نیکی رائی کے دانہ کے برابر ہو۔ حالانکہ ہر انسان کی نیکی اس سے زیادہ ہی ہوگی۔ تو جس طرح اگر اور سب قسم کے دانے دنیا سے تباہ ہو جائیں اور صرف

رائی کا ایک دانہ

رہے۔ تو وہی بڑھتے بڑھتے اس قدر بڑھ جائیگا کہ ساری دنیا پر رائی ہی رائی پھیل جائیگی۔ اسی طرح وہ نیک عمل جو رائی کے دانہ کے برابر ہوگا۔ وہ کیوں ترقی نہ کریگا۔ وہ بھی ضرور بڑھے گا۔

پس یہ بات کہ خدا تعالیٰ کسی کے نیک عمل کو ضائع نہ کریگا۔ یہ تو کافروں کے متعلق بھی ہے۔ پھر یہ کیوں فرمایا۔ وان تطیعوا اللہ ورسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئاً۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے۔ تو تمہارے اعمال میں کمی نہ کی جائیگی اس سے معلوم ہوا۔ یہاں اعمال کو ضائع کرنے سے کوئی اور مراد ہے۔ اور وہ یہ کہ ادب کو بتایا ہے۔ آج جو تم نمازیں پڑھنے میں چست ہو ایک وقت آئیگا۔ جب ان میں سست ہو جاؤ گے۔ آج جو زکوۃ دینے میں چست ہو۔ دوسرے وقت میں سست ہو جاؤ گے۔ اسی طرح آج جو اعمال بڑی چستی سے کرتے ہو۔ کچھ عرصہ کے بعد ان میں سست ہو جاؤ گے۔ پس یہاں اعمال کا ضائع ہونا مراد نہیں۔ بلکہ خود

اعمال میں کمی

ہونا مراد ہے۔ جس شخص کے اعمال میں کمی اور سستی واقع ہو جائے اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ وہ اطاعت اللہ و اطاعت رسول میں کامل نہیں۔ اور وہ مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔

میں ان دوستوں کو جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں اور جو اپنی

سستی اور کوتاہی

کی وجہ سے دوسروں پر بھی برا اثر ڈالتے ہیں۔ اس آیت کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ ایسے لوگ جو اعمال میں سست ہو جائیں ان کے قلوب میں ایمان داخل نہیں ہوتا۔ اور وہ مومن کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ انما المومنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم و انفسھم فی سبیل اللہ اولئک ھم الصادقون۔ یہ

مومن کی تعریف

خدا تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ کہ مومن صرف وہی لوگ ہیں۔ جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائیں۔ پھر کبھی شبہ میں نہ پڑیں ان کے اعمال میں وقفہ نہیں ہوتا۔ انہوں نے کبھی ریب نہیں کیا اور وہ کبھی اس شک میں نہیں پڑے کہ دین کی خدمت میں کتنا حصہ لیں۔ اور کتنا نہ لیں۔ وہ ہمیشہ خدا کے راستہ میں اپنا مال اور جان اور ہر چیز خرچ کرنے لگ گئے۔

ریب کے معنے

کاٹنے کے ہیں۔ ارتیاب کٹنے کو کہتے ہیں۔ اس شبہ کے معنے یہ ہوئے کہ وقفہ پڑ گیا۔ سلسلہ کٹ گیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

مومن کے اعمال میں ایسا نہیں ہوتا۔ ان کے اعمال میں کبھی وقفہ نہیں پڑتا۔ انہیں کبھی یہ شبہ نہیں پڑتا۔ کہ خدمت دین کریں۔ یا نہ کریں۔ خدمات دین کا بالکل چھوڑ دینا تو الگ بات ہے مومن کی یہ شان ہے۔ کہ اسے کبھی شبہ اور شک بھی نہیں پڑتا کہ خدمت دین کے لئے اسے کچھ کرنا چاہئے۔ اور کچھ نہیں کرنا چاہئے۔

مومن کا یہ درجہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہماری جماعت پر خدا تعالیٰ کا یہ بہت ہی فضل ہے۔ کہ اس کو خدا نے ایک ایسا

عظیم الشان نبی

دیا ہے۔ جس کے متعلق سارے انبیاء پیشگوئیاں کرتے رہے ہیں۔ اور اس سے بڑھکر اس کی کیا تعریف ہو سکتی ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بروز ہے۔ بڑے سے بڑا مظہر خدا تعالیٰ کا رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے۔ آپ سے بڑھکر تو اب کوئی آتا نہیں۔ اور اب بڑے سے بڑا مقام جو کسی کو حاصل ہونا ممکن ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ آپ کا بروز اور ظل بنایا جائے۔ یہ انتہائی کمال ہے۔ جو اب کسی کو حاصل ہو سکتا ہے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہوا ہے۔ اور ہم آپ کی جماعت ہیں۔ اس سے بڑھ کر ہمارے لئے خدا کا فضل اور کیا ہو سکتا ہے۔ اب غور کرو۔ اگر کوئی شخص بڑے سے بڑے ڈاکٹر کے زیر علاج رہ کر بھی شفا نہ پائے تو معلوم ہوا۔ کہ وہ لا علاج ہے۔ وہ ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر بھی کسی کے اعمال میں

ثبات اور استقلال

پیدا نہ ہو۔ وہ اعمال میں سست رہے۔ تو پھر کون آ کر اس کی اصلاح کر سکتا ہے۔

پس میں دوستوں سے خاص طور پر کہتا ہوں۔ کہ اگر پہلے نہیں۔ تو اس رمضان میں ہی ہر قسم کی سستی اور کوتاہی دور کریں اور ایسے مومن بنکر دکھا دیں۔ جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یلتکم من اعمالکم شیئا۔ ان کے اعمال میں کمی نہیں ہوگی۔ ان کا قدم کبھی پیچھے نہ پڑیگا۔ وہ قربانی میں زیادہ سے زیادہ بڑھتے جائیں گے۔

میں نے اپنی جماعت کو متواتر اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ان دنوں نہایت

مالی مشکلات

در پیش ہیں۔ اور سارا بوجھ اٹھانا جماعت کا ہی کام ہے۔ پچھلے جلسہ سالانہ میں اعلان کیا تھا کہ مالی مشکلات کی وجہ سے کچھ عرصہ تک ہر سال چندہ خاص لینا پڑیگا۔ تب جا کر کام چلیگا۔ میں نے کہا تھا۔ دوست اپنی ایک ماہ کی آمدنی کا

چالیس فیصدی

ہر سال دیا کریں۔ یہ ایک مہینہ کی آمد کے لحاظ سے سوا تین فیصدی بنتی ہے۔ اور پہلے جماعتیں ۶½ فیصدی چندہ دیتی ہیں یعنی ایک آنہ فی روپیہ ماہوار۔ اس میں اگر ایک ماہ کی آمدنی کے چندہ کی اوسط جمع کر دی جائے۔ تو یہ ۹½ فیصدی بنتا ہے۔ اور یہ وصیت کے ادنےٰ معیار تک بھی نہیں پہنچتا۔ کیونکہ

وصیت کا ادنیٰ درجہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دس فیصدی رکھا ہے۔ تو اس چندہ خاص سے بھی جماعت قربانی کے ادنیٰ درجہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ اور حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ جو وصیت نہیں کرتا وہ نفاق سے پاک نہیں۔ پس یہ جسے چندہ خاص کہا جاتا ہے۔ دراصل اسے چندہ خاص نہیں کہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ وصیت کے ادنیٰ معیار تک پہنچاتا ہے۔ اور جو وصیت کر چکے ہیں۔ انہیں اس معیار سے اوپر لیجاتا ہے ؎ اور ان کا حق بھی ہے کہ اوپر جائیں۔

اب میں اعلان کرتا ہوں۔ یہاں کی جماعت کے لئے اور پھر اخباروں کے ذریعہ باہر کی جماعتوں کو بھی اطلاع ہو جائیگی کہ ہماری جماعت کے لوگ

تین ماہ کے اندر اندر

اپنی ایک ایک ماہ کی آمدنی کا ۴۰ فیصدی چندہ ادا کریں۔ چونکہ بعض لوگ زیادہ قرضوں میں ڈوبے ہوتے ہیں۔ اور انہیں زیادہ مالی مشکلات ہوتی ہیں۔ اس لئے میں نے اب کے یہ تجویز کی ہے۔ کہ بعض سے ۳۳ فی صدی چندہ لیا جائے۔ بعض سے چالیس اور بعض سے پچاس فیصدی۔ جو لوگ قرضوں میں ڈوبے ہوئے ہوں۔ وہ ۳۳ فی صدی چندہ دیں۔ جنہیں کچھ سہولت حاصل ہو۔ وہ درمیانی درجہ یعنے ۴۰ فی صدی اختیار کریں۔ اور جنہیں مال میں اور اخلاص میں خدا تعالےٰ نے زیادتی دی ہے۔ وہ پچاس فیصدی دیں ؎۔ اسکے علاوہ

ماہواری چندہ

کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اس میں بھی بعض جگہ سستی کی جا رہی ہے۔ جن اعراب کا ذکر ان آیات میں ہے۔ جو میں نے پڑھی ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کہدیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت جو ہم زکوٰۃ دیتے رہے ہیں۔ اب کیوں دیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے متعلق پیشگوئی فرمادی تھی کہ مومن وہ ہوتا ہے۔ جس کے اعمال میں کمی نہ آئے۔ مگر یہ لوگ تو اعمال چھوڑ دینگے پس مومن وہی ہے۔ جو اپنے اعمال میں کمی نہ کرے اگر کوئی فی الواقعہ مومن ہے۔ اسے یہ یقین ہے کہ

مرنے کے بعد زندگی

ہے۔ اور ہمیشہ ہمیش کی زندگی ہے۔ اور اس وقت اس دنیا کی قربانیوں کے بدلے ملیں گے۔ تو وہ چندہ دیکر کب سمجھ سکتا ہے کہ میں نے بھی کچھ کام کیا ہے۔ انسان کو اتنا تو سوچنا چاہیئے کہ وہ اپنی آمدنی کا ۹۰ فیصدی اس زندگی پر خرچ کرتا ہے۔ جو ساٹھ ستر یا سو سال کی ہے۔ اور صرف دس فیصدی اس زندگی کے لئے دیتا ہے۔ جو ہمیشہ کی زندگی ہے۔ تو وہ کونسا بڑا کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ

اس دنیا کی زندگی

جو اگلی زندگی کے مقابلہ میں ایک منٹ کی بھی حیثیت نہیں رکھتی اس کے متعلق تو کہتا ہے کہ اپنی آمدنی کا ۹۰ فیصدی خرچ کر لو لیکن جو ہمیشہ ہمیش کی زندگی ہے۔ اس کے متعلق کہتا ہے۔ ۱۰ یا ۱۵ فیصدی خرچ کر دو۔

پس ایک مسلمان جو اگلی زندگی پر ایمان رکھتا ہے۔ اور یہ بھی اس کا ایمان ہو۔ کہ اس دنیا کی قربانی کا بدلہ اس جہان میں ملے گا۔ اس کے دل پر قربانیاں بجائے اسکے کہ کسی قسم کی میل پیدا کریں۔ وہ احسان سمجھتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے یہ موقعہ دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ قل اتعلمون اللہ بدینکم واللہ یعلم مافی السمٰوات ومافی الارض واللہ بکل شیءٍ علیم۔ اگر کوئی شخص قربانی نہیں کرتا۔ تو پھر اسلام میں داخل کس بات کے لئے ہوا ہے۔ کیا

اسلام لانے کی غرض

یہ ہے۔ کہ وہ منہ سے کہدے۔ کہ میں مومن ہوں۔ میں احمدی ہوں ان سے کہدے کیا تمہارے مومن ہونے اور احمدی ہونے کا علم خدا کو نہ تھا۔ جو تم منہ سے یہ کہکر اسے بتانا چاہتے ہو۔ یاد رکھو۔ اللہ ہر بات جانتا ہے۔ جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔

پھر فرماتا ہے:۔ یمنون علیک ان اسلموا قل لا تمنوا علیّ اسلامکم بل اللہ یمن علیکم ان ھدٰکم للایمان ان کنتم صٰدقین۔ جو شخص بے عمل ہو کوئی قربانی خدا کی راہ میں نہیں کرتا۔ اس کی تو بات ہی اور ہے۔ جو کوئی عمل کر کے کہتا ہے۔ میں نے یہ کام کیا۔ اور اس طرح احسان جتاتا ہے۔ اسے بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ اس نے بھی تم پر کونسا احسان کیا ہے۔ اے رسول! کیا ان کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تو جنت میں جائیگا۔ ان کی نمازوں۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کا احسان اگر کسی پر ہے تو ان کے اپنے اوپر ہی ہے۔ کہ وہ ان تکالیف اور مصائب سے بچ جائینگے۔ جو خدا پر ایمان نہ لانے والوں کو پیش آئینگے اور اس ظلمت میں فائدہ اٹھائیں جس کے متعلق آتا ہے۔ کہ جو ایمان نہ لائیگا وہ قیامت کے دن اندھا اٹھایا جائیگا۔ اور جیسے ایک اندھے کو جنگل بیابان میں چھوڑ دیا جائے یہی حالت ایمان نہ لانیوالے انسانوں کی ہوگی۔ وہ

تاریکی اور ظلمت

میں پڑے ہونگے۔ پس اگر لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور فرمانبرداری کرینگے۔ تو ان سے تاریکی اور ظلمت دور کی جائیگی انہیں دوسری زندگی میں بھی اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے ملایا جائیگا۔ پس یہ ان پر احسان ہوا۔ تم پر ان کا کیا احسان ہے۔

لہ زمینداروں کے لئے چندہ خاص ایک سیر اور سوا سیر اور ڈیڑھ سیر فی من پیداوار مذکورہ بالا ہدایتوں کے ماتحت ہوگا ؂

اس سے معلوم ہوا کہ

خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانی

کرکے بھی کسی کا حق نہیں۔ کہ احسان جتلائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ان سے کہو میرے ساتھ تمہیں کوئی واسطہ نہیں۔ بعد نہ مجھ پر تمہارا کوئی احسان ہے۔ میں تمہیں خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ضرورت بتائے دیتا ہوں۔ آگے تمہارا تعلق اور واسطہ خدا سے ہے۔ اور اس پر تم احسان نہیں جتلا سکتے۔ کیونکہ یہ اس کا

تم پر احسان

ہے۔ کہ اس نے تمہیں نجات کا ذریعہ بتایا ہے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا نادان ہوسکتا ہے۔ جسے ڈاکٹر کسی بیماری میں بتائے یہ نسخہ استعمال کرو۔ اور وہ کہے ڈاکٹر صاحب یاد رکھنا میں نے آپ کی خاطر اس نسخہ پر ایک روپیہ صرف کیا ہے۔ اب نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کیا ہیں۔ نسخے ہیں روحانی نجات کا۔ ان کے ذریعہ روح بیماریوں سے بچتی ہے۔ پس یہ

کس قدر عجیب بات

ہے۔ کہ ایک شخص جسمانی ڈاکٹر کے پاس جاتا۔ اور اپنے دانت نکلوا کر فیس دیتا ہے۔ ہاتھ یا لات کٹوا کر فیس ادا کرتا ہے۔ ناک جو عزت کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ یہ کٹواتا اور فیس پیش کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے روحانی بیماریوں سے بچنے کے لئے جو حکم دیئے ہیں ان کو مان کر اللہ اور اس کے رسول پر احسان جتلاتا ہے۔ فرمایا ایسے لوگوں سے کہدو۔

اللہ کا تم پر احسان ہے

کہ اس نے تمہیں اسلام لانے کی ہدایت دی۔ اور وہ ذرائع بتائے کہ اگر تم ان پر عمل کرو۔ تو تمہاری روح کو عذاب سے بچا سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو واقعہ میں ایمان لاتے ہیں۔ وہ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کا تو ان پر اصل احسان ہے۔ اور پھر رسول اور ان کے قائم مقاموں کا ان پر طفیلی احسان ہے۔ ایسے لوگوں کو دین کے لئے خواہ کس قدر قربانیاں کرنی پڑیں۔ وہ اسے خدا کا فضل اور احسان ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کسی کا دعویٰ ایمان سچا نہیں۔ تو پھر اس کے لئے تو ایک پیسہ خرچ کرنا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ یعلم غیب السمٰوٰت والارض واللہ بصیر بما تعملون۔ اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب سے واقف ہے۔ اور وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ جو تم کرتے ہو۔ اگر تم ظاہری عمل نہ کرو۔ تو یہ تو بہت ہی برا ہے۔ لیکن اگر تم عمل کرکے بھی خدا پر احسان رکھو۔ یا اس کے رسول اور اس کے قائم مقاموں پر احسان جتلاؤ۔ تو تمہارے کرنے کا بھی کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ کیونکہ اس طرح کرنے والے اپنے ایمان اور عمل کو باطل کر لیتے ہیں تم سمجھتے ہو۔ احکام مان کر تم خدا کا کام کرتے ہو۔ حالانکہ یہ

تمہارا اپنا کام

ہے۔ اور یہ بالکل درست بات ہے۔ دیکھو اگر ہم چندہ جمع کرکے اشاعت اسلام میں صرف کرتے ہیں۔ تو اس سے خدا کو کیا فائدہ۔ یہ ہم اپنی برادری اور ساتھیوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر چندہ جمع کرکے ہم غرباء کی مدد کرتے ہیں۔ تو اس سے خدا تعالےٰ کو کیا نفع۔ یہ ہم اپنے بھائیوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور اپنی جماعت کو مضبوط بناتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہم چندہ اکٹھا کرکے تعلیم وتربیت میں خرچ کرتے ہیں۔ تو اس سے خدا تعالےٰ کو کیا فائدہ۔ یہ ہم اپنی اولاد کی اصلاح اور ترقی کے سامان کرتے ہیں۔ آخر سوچو تو سہی دین کے لئے جو چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ وہ کہاں خرچ ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور اب بھی دین کی اشاعت۔ غرباء کی مدد اپنی جماعت کی تعلیم و تربیت پر ہی صرف ہوتا ہے۔ اور یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ جن کا فائدہ ہمیں ہی پہنچتا ہے۔ خدا تعالےٰ کو اس سے کیا۔ کہ ہم اشاعت اسلام کریں یا نہ کریں۔ خدا تعالےٰ کا اس سے کیا حرج۔ کہ ہم غرباء کی مدد کریں یا نہ کریں۔ خدا تعالےٰ کو اس سے کیا نقصان۔ کہ ہم جماعت کی تعلیم وتربیت کریں یا نہ کریں ان سب باتوں میں

ہمارا ہی فائدہ

ہے۔ پھر کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ اگر ہم یہ سمجھ لیں۔ کہ دین کے لئے ہماری قربانیوں سے خدا کو فائدہ ہوگا۔ یہ تو خدا تعالےٰ کا بندوں سے ایسا ہی سلوک ہے۔ جیسے کسی ماں سے کہا جائے تم اپنے بچہ کا منہ دھلاؤ۔ تو تمہیں یہ انعام دیا جائے گا۔ خدا تعالےٰ اپنے بندوں سے کہتا ہے۔ تم اپنے غریب بھائیوں کی مدد کرو۔ اپنے بچوں کو تعلیم دو۔ اپنی برادری بڑھاؤ۔ تو تمہیں ہم ہمیشہ کے انعام دیں گے۔ پس

ہماری جماعت

کو اچھی طرح یہ نکتہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ جو کچھ دین کے لئے کر رہے ہیں۔ وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے کر رہے ہیں۔ لہذا جو لوگ اس میں ذرا بھی سستی اور کوتاہی کرتے ہیں۔ وہ یہ بات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ان میں حقیقی ایمان نہیں ہے۔ جو شخص کسی غیر کا بچہ لے کر پالتا ہے۔ وہ اس کی پرورش سے تنگ آجاتا ہے لیکن کبھی کسی نے دیکھا ہے۔ ماں بھی اپنے بچے کی پرورش سے تنگ آگئی ہو۔ اگر تم لوگ دین کو اپنی چیز قرار دو۔ اور سب سے ضروری اور اہم سمجھو۔ تو پھر اس کی خدمت سے تنگ آنے کے کیا معنی۔ اس سے تنگ آنے کے تو یہی معنے ہوسکتے ہیں۔ کہ تم نے اسے سوتیلا بچہ بلکہ اجنبی بچہ سمجھا ہے اور معلوم ہوا کہ احمدی بننے میں ایک رو میں بہ گئے تھے۔ ورنہ حقیقی ایمان تم نے حاصل نہیں کیا۔

اس وقت میں

قادیان کے دوستوں کو

خصوصاً اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اعمال اور افعال میں بہت زیادہ تبدیلی کریں۔ کیونکہ باہر کے لوگ آپ لوگوں کو اپنے لئے نمونہ سمجھتے ہیں۔ اور آپ لوگوں کی کمزوریوں کو دین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ لوگ دین نہیں ہیں۔ مگر مرکز میں رہنے کی وجہ سے ایسا سمجھتے ہیں۔ [illegible] اپنے ایمان کی حفاظت اور اسلام کی اشاعت کے لئے سب سے بڑھکر قدم اٹھائیں۔

اسلام اور ایمان

کے یہ معنے نہیں۔ کہ تم اپنے وطن چھوڑ کر آجاؤ۔ یا نمازیں پڑھتے رہو۔ جب تک تم سچے مومن اور خدا اور رسول کے فرمانبردار نہ بنو گے۔ تمہاری ہر بات خدا کے لئے نہ ہوگی۔ اس وقت تمہیں ایمان حاصل نہ ہوگا۔ چونکہ آپ لوگوں کو دیکھ کر دوسرے لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ اس لئے آپ کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور اپنے اعمال کو

دوسروں کیلئے نمونہ

بنانا چاہیئے۔ ورنہ جن لوگوں کو آپ کے ذریعہ ٹھوکر لگے گی۔ اس کا گناہ بھی آپ پر ہوگا۔ کیونکہ جس طرح کسی کو جس کے ذریعہ ہدایت ملتی ہے۔ اس کو بھی ثواب پہنچتا ہے۔ اسی طرح

ٹھوکر کا نقصان

بھی اسے ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ کسی کو ٹھوکر لگتی ہے۔ پس تمہارے اخلاص میں کبھی کمی نہ ہونی چاہیئے۔ تمہیں فرمانبرداری میں سست نہیں ہونا چاہیئے۔ تمہاری زبانوں کانوں آنکھوں کو خدا تعالےٰ کے احکام کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ تمہیں اپنے معاملات درست رکھنے چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ قادیان والوں کو اور باہر کے لوگوں کو توفیق دے۔ کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھیں۔ وہ اپنا سب کچھ اسلام کی اشاعت میں لگا دیں۔ اور ایسا نہ ہو۔ کہ ان پر بھی ایسا زمانہ آئے۔ جس کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ایک عورت تھی جو سوت کاتتی رہی۔ جب سردی کا موسم آیا۔ تو اس نے سوت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

پھر خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو اس سے بچائے۔ کہ دشمن کی نظروں میں تو ہم ذلیل سمجھے ہی جاتے ہیں۔ خدا کے نزدیک ذلیل نہ ہوں۔ ہمارا ایمان۔ اخلاص دل کی خوشی اور مسرت بڑھتی رہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا بھی بڑھتی رہے۔

آج جمعہ کی نماز کے بعد میں

چند جنازے

پڑھاؤں گا۔ ایک تو مولوی عبد الواحد صاحب برہمن بڑیہ بنگال

نصاب تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ پشاور نے تعلیم و تربیت کیلئے مندرجہ ذیل نصاب تجویز کیا ہے۔ جسے تمام جماعت کی آگاہی کے لئے چھاپا جا رہا ہے۔ احباب اس کے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ اور جو تبدیلیاں ان کی رائے میں ضروری ہوں۔ اس کے متعلق دفتر ہذا کو جلد سے جلد اطلاع دیں۔

خاکسار مرزا شریف احمد ناظر تعلیم و تربیت

(الف) مردوں کی تعلیم دینی کے پانچ مدارج ہونگے۔ جن کو بتدریج طے کرنا ہوگا

درجہ	نصاب	ٹیکسٹ بک
درجہ پنجم میں	نماز کی صحیح قرأت معہ ترجمہ و آداب نماز یاد ہونے چاہئیں	ہماری نماز مطبوعہ احمدیہ بکڈپو قادیان
" چہارم "	فقہ اسلام کے متعلق ضروری مسائل یاد ہونے چاہئیں	فقہ احمدیہ " " " "
" سوئم "	حفظ قرآن آخری بیس سورتیں اور کوئی دو سورتیں جو پچاس آیات سے کم نہ ہوں	
" دوئم "	قرآن مجید کی صحیح قرأت معہ ترجمہ تحت اللفظ کا علم ہو	قرآن مجید مترجم " " " "
" اول "	احمدیت یعنی سچا اسلام کے متعلق دلائل بخصوصیات سلسلہ فقہ احمدیہ کا علم ہو	کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(ب) مستورات کی تعلیم کے حسب ذیل دس مدارج ہونگے۔ جن کو بتدریج طے کرنا ہوگا

درجہ	نصاب	ٹیکسٹ بک
درجہ دہم میں	کلمہ شہادت کا صحیح تلفظ معہ ترجمہ یاد ہو	زبانی
" نہم "	نماز سادہ صحیح قرأت کے ساتھ یاد ہو	زبانی
" ہشتم "	نماز باترجمہ یاد ہو	زبانی یا احمدی نماز مؤلفہ محمد یامین قادیان
" ہفتم "	فقہ و مسائل متعلق ارکان اسلام کا علم ہو	پنج ارکان اسلام " " "
" ششم "	فقہ و خصوصیات احمدیت کا علم ہو	سلسلہ دینیہ " " "
" پنجم "	فقہ و فرائض نسوان کا علم ہو	فرائض مستورات احمدیہ خاتون مؤلفہ محمد یامین قادیان
" چہارم "	قرآن مجید کی دس آخری سورتیں حفظ ہوں	زبانی
" سوئم "	قرآن کریم کی صحیح قرأت پڑھنے کی قابلیت ہو	یسرنا القرآن مؤلفہ مینیجر قاعدہ یسرنا القرآن قادیان
" دوئم "	قرآن کریم کی سورہ بقرہ کا ترجمہ تحت اللفظ کا علم ہو	پارہ ہائے مترجم مؤلفہ فخر الدین ملتانی
" اول "	احمدیت کے خصوصی مسائل کے متعلق دلائل یاد ہوں۔ اور بعض کتب مسیح موعود کا مطالعہ ہو	کتب مسیح موعود

(ج) بچوں کی دینی تعلیم کے دس مدارج ہونگے۔ جن کو بتدریج طے کرنا ہوگا

درجہ	نصاب	ٹیکسٹ بک
درجہ دہم میں	بسم اللہ۔ کلمہ طیبہ اور السلام کے صحیح تلفظ و استعمال کا علم ہو	زبانی
" نہم "	نماز سادہ یاد ہو۔ صحیح تلفظ کے ساتھ	زبانی
" ہشتم "	یسرنا القرآن حصہ اول و دوم ختم کر لیا ہو	قاعدہ یسرنا القرآن قادیان
" ہفتم "	قرآن شریف سادہ قرأت کے ساتھ ختم کیا ہو	قرآن مجید شائع کردہ مینیجر قاعدہ یسرنا القرآن قادیان
" ششم "	نماز بامعنی یاد کر لی ہوگی	نماز مترجم مؤلفہ محمد یامین قادیان
" پنجم "	ارکان اسلام کے متعلق علم ہو	پنج ارکان اسلام۔ نماز کا فلسفہ۔ تقریر لا الہ الا اللہ
" چہارم "	فقہ و مسائل متعلق عبادات اسلام و خصوصیات احمدیت	فقہ احمدیہ . . .
" سوئم "	حفظ قرآن آخری دس سورتیں یاد ہوں	زبانی
" دوئم "	قرآن کریم کے تحت اللفظ ترجمہ کا علم ہو	قرآن مجید مترجم شائع کردہ فخر الدین ملتانی
" اول "	احمدیت اور اسلام کی صداقت کے متعلق دلائل یاد ہوں	کتب مسیح موعود

(د) لڑکیوں کی گھریلو تعلیم کا نصاب سر دست وہی ہوگا۔ جو لڑکوں کا ہے۔ صرف اس میں فقہ احمدیہ کی بجائے "فرائض مستورات" کتاب پڑھائی جائے

(س) لڑکوں کی تربیت۔ اگرچہ بچوں کی تربیت کا زمانہ شکم مادر و ایام رضاعت سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اور ان کی تعلیم

کے متعلق تار آئی ہے۔ کہ فوت ہو گئے ہیں۔ وہ جماعت کے لئے نہایت قربانی کرنے والے انسان تھے۔ ان کے ذریعہ بنگال میں کئی مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ احمدیت کی وجہ سے انہیں مالی مشکلات بھی پیش آئیں۔ مگر انہوں نے کسی بات کی پرواہ نہ کی اور احمدیت کے لئے سب کچھ برداشت کیا۔ خدا تعالیٰ نے ان کے ذریعہ کئی ہزار کی جماعت دی ہے۔ وہ کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ آج تار آئی ہے۔ کہ فوت ہو گئے ہیں۔ ایک تو میں ان کا جنازہ پڑھونگا۔

دوسرے جناب میر حامد شاہ صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ میر صاحب بہت مخلص انسان تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دعوے سے بھی پہلے سے تعلق رکھتے تھے۔ چونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ نیک ہونگے۔ ان کے ساتھ جنت میں ان کے بال بچوں کو بھی رکھا جائیگا (بعض لوگ کہتے ہیں۔ بڑوں کی رعایت کی جاتی ہے۔ مگر یہ رعایت تو خدا تعالیٰ بھی کرتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو۔ ام المومنین قرار دیا گیا ہے۔ اسلئے میں میر صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کا جنازہ پڑھوں گا۔

۳۔ قاضی غلام حسین صاحب جھنگ کی جماعت کے امام کی اہلیہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ نے موت کے وقت خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ میں جنازہ پڑھوں۔ چونکہ مرنے والے کی خواہش کا احترام ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے میں ان کا بھی جنازہ پڑھونگا۔

۴۔ ایک شخص دین محمد ساکن پاجیاں متصل رائے ونڈ فوت ہو گئے ہیں۔

۵۔ ایک شخص جن کا نام ہیرا تھا۔ اور بھڈال علاقہ قصور کے رہنے والے تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔

۶۔ محمد عبداللہ صاحب موضع جوئیے ضلع منٹگمری وفات پا گئے ہیں۔

چونکہ ان کا جنازہ پڑھنے والے احمدی نہ تھے۔ اس لئے میں ان کا جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔

چندہ خاص اور مرکزی جماعت

اس چندہ کی تحریک میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے دو سو روپیہ مرحمت فرمانے کا اعلان کیا ہے۔ مرکز کے کارکنان میں سے کئی چالیس فیصدی دینے کا اقرار کر رہے ہیں۔ بعض نے پچاس فیصدی بھی دیا ہے۔ امید ہے۔ کہ خدا کے فضل سے مرکزی چندہ کی رقم حسب معمول امتیاز اور خصوصیت رکھے گی۔ بیرونی احباب کو بھی اس میں حسب توفیق حصہ لینا چاہیئے۔ اور کسی احمدی کو اس کار خیر سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

سے قبل ان کی تربیت جسمانی و تربیت اخلاقی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ جس کی نگرانی کے لئے علیحدہ قواعد بنائے جاوینگے۔ تاہم بچوں کا امتحانی کورس ان کی تین سال کی عمر سے شروع ہو جانا چاہیئے

(۱) تین سے چار سال تک کے بچوں کو بسم اللہ کہنا خصوصاً کھانا شروع کرنے کے وقت۔ دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھانا السلام علیکم کہنا سیکھ لینا چاہیئے۔

(۲) چار سے پانچ سال تک بچوں کو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا صحیح تلفظ اور محل استعمال کی عادت اور واقفیت ہونا چاہیئے۔ آداب طعام صفائی کی عادت۔ جرأت کی کہانیاں سیکھنی ہونگی۔ عربی حروف تہجی و دس تک گنتی سیکھنی ہو گی۔

(۳) پانچ سے چھ سال تک کے بچوں کو نماز سادہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا اور بزرگان کے متعلق ہدایات زبانی ہونی چاہئیں۔ لکھائی ہے حروف تہجی دکھائی ہندسہ دس تک۔

(۴) چھ سے سات سال تک کے بچوں کو کسی نہ کسی پرائمری سکول میں داخل کرانا ہو گا۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ طور پر قاعدہ یسرنا القرآن ختم کرانا ہو گا۔

(۵) سات سے آٹھ سال کے بچوں کو قرآن مجید سادہ قرأت کے ساتھ ختم کرا دینا چاہیئے۔ اور نماز پڑھنے کی عادت ہونی چاہیئے

(۶) آٹھ سے نو سال کے بچوں کو نماز بامعنی یاد کرنی ہو گی۔ اور آداب نماز و لوازمات نماز کا علم ہونا چاہیئے۔

(۷) نو سے دس سال تک کے بچوں کو ترجمہ قرآن مجید شروع کرا دینا ہو گا۔ اور دیگر اخلاقی کتب سلسلہ کا مطالعہ جاری کرا دینا ہو گا۔ اور حفظ قرآن کی عادت ڈالنی ہو گی۔

(۸) دس سے پندرہ سال تک کے بچوں کو بعض کتب سلسلہ فقہ احمدیہ کا علم ہونا چاہیئے۔ اور ترجمہ قرآن مجید پندرہ سال کی عمر میں ختم کر لینا چاہیئے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب پر فتح مبین

مولوی ثناء اللہ کے ساتھ انکے پشاور جانے پر مباحثہ کے متعلق جماعت احمدیہ پشاور کی جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اسے انجمن احمدیہ پشاور نے رسالہ کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو نہ حیات مسیح ثابت کرنے کی جرأت ہوئی نہ معیار نبوت پر گفتگو کیلئے تیار ہو سکے اور نہ اس بات پر حلف مؤکد بعذاب اٹھا سکے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت مباہلہ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو منظور کیا تھا۔ مولوی صاحب کے اس طرز عمل کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان کے لیکچر سننے کے بعد دو شخص ایک غلام محی الدین صاحب ساکن گجرات اور دوسرے امام الدین صاحب پشاور احمدی ہو گئے۔ رسالہ میں کتابت کی غلطیاں بہت پائی جاتی ہیں اس قسم کے تبلیغی ٹریکٹوں کو زیادہ احتیاط سے شائع کرنا چاہیئے۔

ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۱۸ مارچ۔ بیروت کے ایک پیغام سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پچاس سینیگالی سپاہی جو حال ہی میں شام آئے تھے۔ اور جو دروزیوں کی فوجوں سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں دھر لئے گئے۔ اور باستثناء چند سب قتل کر دیئے گئے۔ چند سپاہیوں نے بھاگ کر جان بچائی ؛

ڈبی ۲۰ مارچ۔ الین بیہیم نے ایک دعوت میں تقریر کے دوران میں کہا۔ ہم لوگ ہوا بازی میں اب اس درجہ پر پہنچ گئے ہیں۔ کہ ہوا کے ذریعہ سے مسافر اور مال پہنچانے والی کمپنیوں کے لئے یہ ممکن ہے۔ کہ ہوائی سفر کو بالکل اسی قدر محفوظ بنا دیں۔ جس قدر دیگر ذرائع سے وہ محفوظ ہے۔ جبتک ہوا بازوں کے متعلق یہ خیال کیا جائے گا۔ کہ وہ بہادر آدمی ہوتے ہیں۔ اس وقت تک ہوا بازی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا۔ کہ لنڈن کی سڑکوں پر چلنا صبح کے وقت زیادہ خطرناک ہے۔ بہ نسبت ہوا میں اڑنے کے ؛

رباط ۱۸ مارچ۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ایک طرف فرانس اور ہسپانیہ، اور دوسری جانب غازی عبدالکریم کے مابین صلح کی گفت وشنید جاری ہے۔ ابتداء عبدالکریم نے کی ہے۔ نتیجہ حسب دلخواہ نکلنے کی امید کی جاتی ہے ؛

پیکن ۲۰ مارچ۔ چین کے وزیر اعظم کو مارشل ننگلا یوسہاؤگ نے بذریعہ برقی پیغام سخت ملامت کی ہے۔ کہ ۱۸ مارچ کو طلباء کے مظاہرے میں گولی چلائے بغیر امن وامان قائم نہ رکھ سکا۔ اس پیام پر بحث وتمحیص کے بعد وزارت چین مستعفی ہوگئی ؛

لنڈن ۲۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر جرمنی کو یہ یقین نہ دلا دیا گیا۔ کہ جمعیت الاقوام کے اجلاس ستمبر کا وہی حشر نہیں ہوگا جو اجلاس مارچ کا ہوا۔ تو جرمنی کی طرف سے کوئی نمائندہ اجلاس ستمبر میں شریک نہیں ہوگا ؛

اخبار مانچسٹر گارڈین رقمطراز ہے۔ کہ مسلمانان فلسطین کی ایک کانفرنس میں چھ سو سے زیادہ مسلمان مشاہیر نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں افواج کی تازہ کارگذاریوں کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔ اور دنیائے اسلام سے التجا کی گئی ہے۔ کہ مظلومین شام کی امداد کریں ؛

لنڈن ۱۹ مارچ۔ دارالعوام نے آج اس تجویز پر اتفاق کیا ہے۔ کہ معاملات ہندوستان کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے ؛

پیرس ۱۹ مارچ ایک شخص مسمی عثمانویل سانچو اور ایک

عورت کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے بمقام پاشی ایرانی شہزادہ پرنس نصرالملک سابق وزیر جنگ دولت ایران کے قیمتی جواہرات چرائے۔ اور اب وہ اس فکر میں تھے۔ کہ سرحد پار ہو کر نکل جائیں۔ کہ ان کو بمقام ہنڈایہ گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۰ لاکھ فرانک کی قیمت کے مسروقہ جواہرات ان کے قبضہ سے برآمد ہوئے ؛

ایتھنز ۱۹ مارچ۔ صدر ایوان یونان مستعفی ہو گیا ہے۔ جدید صدر ۴ مئی کو منتخب کیا جائے گا ؛

۲۰ مارچ کوپن ہیگن۔ شاہ ڈنمارک کی والدہ کا آج انتقال ہو گیا ؛

قسطنطنیہ ۲۳ مارچ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ترک کردستان کے علاقہ میدیات میں اہل قبائل کے خلاف جنگی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ قبائل باغی ہو گئے ہیں ؛

برسیلز ۱۹ مارچ۔ شہر گاں (بلجیم) میں جو قانونی عدالتیں تھیں۔ ان میں آج صبح آگ لگ گئی۔ اور وہ جل کر خاک سیاہ ہو گئیں۔ صرف ننگی دیواریں کھڑی رہ گئی ہیں۔ بے انتہا نقصان ہوا ہے ؛

ہندوستان کی خبریں

رنگون ۱۹ مارچ۔ آج سویرے کیمنڈین میں آتشزدگی کی وجہ سے ایک سو چوبی مکانات جن کی چھتیں آہنی چادروں کی تھیں۔ اور تقریباً ایک درجن نیم پختہ عمارات بالکل تباہ وبرباد ہو گئیں۔ آتشزدگی کا اثر ایک طویل رقبے پر پڑا۔ نقصان کا تخمینہ دو لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

دہلی ۲۲ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں ارکان مجلس نے حضور وائسرائے کے پیغام کو کھڑے ہو کر سنا۔ جس میں ان کے اور لیڈی ریڈنگ کے متعلق قرارداد منظور کرنے پر اظہار پسندیدگی کیا گیا تھا۔ آج کل کونسل میں مسودۂ قانون مالیات پر بحث ہو رہی ہے۔ لالہ رام سرن داس نے ڈاکخانہ کے پرانے نرخ کو از سر نو رائج کرنے کی تحریک پیش کی۔ جو معمولی اکثریت سے مسترد ہو گئی ؛

وزیر ہند نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ایک ایجنسی کے ذریعہ شاہدرہ سے لیکر نارووال تک ۴۹ میل لمبی ریلوے لائن جس کی پٹری کا عرض ۵ - ۶ فٹ ہوگا بنانے کی اجازت دیدی ہے۔ وزیر ہند نے اس ایجنسی کے ذریعہ دیرکا جیٹھ شیخوپورہ داداس اور ڈیرہ نانک کے راستہ نارووال اور امرتسر کے درمیان ریلوے لائن تعمیر کرنے کی بھی اجازت دیدی ؛

(مشتہرات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل۔ ایڈیٹر ... عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر الفضل کے لئے قادیان سے شائع کیا)

قادیان میں سکنی اراضیات
قادیان کی نئی آبادی کے مختلف محلہ جات میں مختلف موقعوں پر قطعات اراضی قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں
خاکسار۔ مرزا بشیر احمد قادیان دارالامان
کناری رونس
طاقت۔ قوت۔ صحت۔ اور خوشی کی دوا
کناری رونس۔ جو نہایت مفید اور گہرا اثر پیدا کرنے والی دواؤں کا مجموعہ ہے۔ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ نہایت قیمتی اجزا سے تیار کی گئی ہے۔ اور تجربہ کار ڈاکٹروں نے بالاتفاق اسکی خوبی کی گواہی دی ہے۔ کناری رونس۔ خون کو صاف کرتی ہے۔ دل کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو مضبوط کرتی ہے۔ کناری رونس۔ خون بڑھاتی ہے۔ قوت ہضم کو زیادہ کرتی ہے۔ معدہ۔ انتڑیوں اور جگر کو طاقت بخشتی ہے۔ کناری رونس۔ دل کو خوش کرتی ہے۔ افسردگی کو دور کرتی ہے۔ اور تھکان کو مٹاتی ہے۔ کناری رونس۔ خون کی کمی بھس خنازیر۔ دل کی کمزوری۔ ریگ گردہ کی خرابی۔ پرانے ملیریا۔ ناصاف خون۔ دانتوں کی خرابی۔ بار بار ہونیوالے انزلہ۔ دوری کھانسی اور پرانے نمونیا اور ابتدائی سل کا بہترین علاج ہے۔
کناری رونس۔ عورتوں کی مخصوص بیماریوں کا نہایت ہی اعلےٰ علاج ہے۔ ایام کی بے قاعدگی۔ ایام میں درد ہونے قلت اور آزار کو فوراً دور کرتی ہے۔
ہم صرف اسوقت ایک سرٹیفکیٹ اسکے فوائد کے متعلق درج کرتے ہیں۔ چوہدری بدرالدین صاحب اپنی بیوی کے متعلق بتاتے ہیں۔ کہ انہیں ۹ سال سے بواسیر تھی۔ اور سات آٹھ ماہ سے سخت قبض تھی۔ کئی کئی دن کے بعد پاخانہ آتا تھا۔ تیسرے چوتھے دن بخار ہو جاتا تھا۔ خون کی شدت ایسی تھی۔ کہ بیہوشی کی حالت ہو جاتی تھی۔ ضعف قلب کی شکایت پیدا ہو گئی تھی۔ جبدن سے کناری رونس کا استعمال کیا۔ اس دن سے زیادہ ہونے لگا۔ دل کا ضعف جاتا رہا۔ کام کاج کی طاقت آنے لگی۔ بخار جاتا رہا۔ علاوہ ازیں جسم پر خارش اور منہ پر چھائیوں کی تکلیف تھی۔ اور مسوڑے پھولے ہوئے تھے۔ ان امراض کو بالکل آرام ہو گیا۔
کناری رونس۔ ہر بڑے قصبہ میں بڑے دوا فروشوں سے مل سکتی ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍ تین شیشیاں للعہ۔ اگر دوا فروش سے نہ ملے۔ تو براہ راست ہم سے طلب کریں۔
ہمارے ہندوستان کے لئے واحد ایجنٹ:۔
ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اشتہارات

چند عجیب و غریب اشیاء

آگ جلانے کی مشین

اس مشین سے کئی کام لئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً بلا مدد دیا سلائی آگ جلانا۔ سگریٹ جلانا وغیرہ وغیرہ۔ قیمت فی مشین صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ علاوہ خرچ ڈاک۔

جیبی چھاپہ خانہ یا مُہر گھر

یہ انگریزی کا جیبی چھاپہ خانہ قابل تعریف ہے۔ اس سے لفافہ۔ ملاقاتی کارڈ اور اور ہر چیز میں جو دل چاہے چھاپ سکتے ہیں۔ قابل خرید ہے۔ قیمت فی چھاپہ خانہ صرف دو روپیہ۔ علاوہ خرچ ڈاک ؛

ہیلنار کیمرہ

یہ کیمرہ خاص طور پر جرمنی سے تیار کروایا گیا ہے۔ انسان۔ جانور۔ درخت۔ مکان۔ گرجا۔ مسجد۔ مندر۔ اور ریل وغیرہ چلتے پھرتے۔ اور بیٹھے ہوئے کا خوبصورت اور دلپسند فوٹو اتارنے کے لئے کم از کم ایک بار ضرور منگائیں۔ قیمت چھوٹا سائز پانچ روپیہ بڑا سائز صرف دس روپیہ۔ علاوہ خرچ ڈاک ؛

کشیدہ کاڑھنے کی مشین

لڑکیاں اس سے کرسیوں کی گدیاں سرہانوں کے غلاف۔ غالیچے۔ رومال۔ چادریں۔ دوپٹے۔ ٹوپی وغیرہ وغیرہ غرضیکہ کسی قسم کے گرم سرد اور ریشمی کپڑوں پر اونی سوت۔ اور ریشم سے ہر قسم کے پھول اور گلکاری بنا سکتی ہیں۔ ترکیب نہایت آسان ہے۔ غریب لڑکیوں کیلئے روزگار۔ اور امیروں کے لئے ایک اعلیٰ تحفہ ہے۔ قیمت فی مشین۔ صرف چار روپیہ۔ علاوہ خرچ ڈاک ؛

دولت کی کان

اس کتاب میں تقریباً ۵۰۰ ایسے ہنر درج ہیں جن میں سے ایک پر بھی عمل کرنے سے انسان مالامال ہو سکتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول۔ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ علاوہ خرچ ڈاک ؛

مینیجر:- رکمانس اینڈ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۹۹ لاہور

اب خضاب لگانا چھوڑ دو

کیونکہ

مدتوں کی محنت اور جانفشانی کے بعد یہ معلوم ہو گیا ہے۔ کہ سفید بال بغیر خضاب لگائے صرف دوائی کھانے سے ہمیشہ کے لئے سیاہ ہو جائیں۔ اسی لئے ایک بکس بنام "کھانے سے سفید بال کالا" تیار کر لیا گیا ہے۔ جس کے استعمال سے کھونٹی سیاہ نکلتی ہے۔ آپ فوراً ایک بکس جو صرف ایک آدمی کے لئے کافی ہے منگوا لیں۔ اور بار بار خضاب لگانے کے جھگڑوں سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کریں۔

قیمت مکمل بکس صرف ۶/۱۲ (چھ روپے بارہ آنہ) معہ محصولڈاک ہے۔

(نوٹ) اگر کھونٹی سیاہ نہ نکلے۔ تو دام واپس دیں گے۔ اور اشتہار کو بطور سند استعمال کریں۔

دوسری ایجاد

"بال عمر بھر نہ اگنے کا جوہر ہے" جسکو صرف تین چار مرتبہ لگانے سے نرم سے نرم نازک سے نازک جلد کے بال بلا تکلیف کے ہمیشہ کے لئے اڑ جاتے ہیں۔ موچنے سے بال اکھیڑنے یا استرے سے بال صفا کرنے کی پہلے یا بعد میں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بالوں کے جنگل کے جنگل ہمیشہ کے لئے صفا چٹ میدان ہو جائیں گے۔

قیمت فی بکس ڈھائی روپیہ۔ محصولڈاک ۵/

المشتہر

مینیجر:- آر کے کاکا اینڈ کو (اہم برانچ) مچھی ہٹہ۔ لاہور

احمدیہ واچ ایجنسی شملہ نور

مضبوط خوش وضع وقت نما گھڑیاں

مندرجہ ذیل گھڑیاں اپنی عمدگی اور بناوٹ میں بے نظیر ہیں۔ احمدی احباب کے ذریعہ سے اکثر غیر احمدی و ہندو اصحاب بھی طلب کرتے ہیں انکی خرید و فروخت میں اندیشہ نہیں۔ ہر ایک گھڑی جو ٹھیکہ دار لیتا ہے رکھوانے اور گرنے سے بچایا جائے۔ تو خود نہیں رکتیں اگر خود رکیں۔ تو جلسہ تک بلا معاوضہ بنا دی جائیں۔ جیبی [illegible] قیمت [illegible]

کلائی کی فلجول [illegible] فلیٹ [illegible] ریڈیم [illegible] چاندی کیس ریڈیم [illegible] رولڈ گولڈ ریڈیم [illegible] سونے کی نہایت چھوٹی [illegible]۔ الارم ٹائم پیس انسونیہ کمپنی کے [illegible] ریپیٹر [illegible] چین جیب و کلائی کے سنہری و سفید قیمت [illegible]۔ بجلی کی روشنی کے بٹنے [illegible] پھول [illegible] پاکٹ لیمپ [illegible] پتہ مطلوب ہے۔ جلسہ ۱۹۲۴ء کے پرانی گھڑیوں کے تین روپیہ ایک پرانا ٹائم پیس کن صاحبان کا ہمارے پاس ہیں ؛

المشتہر حافظ سخاوت علی احمدی پروپرائیٹر احمدیہ واچ ایجنسی شملہ نور

موسم گرما کا نایاب تحفہ

یعنی
شربت فرح افزا نمبر ۲۹۴ (رجسٹرڈ)

جو تقریباً اٹھارہ سال کے عرصہ میں اپنی بیشمار خوبیوں کی وجہ سے اسم بامسمیٰ ہو کر بلا تفریق مذہب عام ہر دل عزیزی و شرف مقبولیت حاصل کر کے نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک غیر تک شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اور جسکو چشم بد (حریص) سے محفوظ رکھنے کے لئے تمام ہندوستان کے واسطے گورنمنٹ سے رجسٹرڈ بھی کرا لیا گیا ہے۔

محترم ناظرین! آپ میں جو اسکا استعمال کر چکے ہیں۔ ان سے تو اسکے تعارف کرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آپکی مسلسل و پیہم مشتاقانہ خریداری اسکی پسندیدگی و قدر دانی کی خود دلیل ہے۔ لیکن ہندوستان جیسے وسیع براعظم میں جن لوگوں کو اسکے استعمال کا اب تک اتفاق نہیں ہوا۔ ان سے اسکی بیشمار خوبیوں میں سے چند عرض کی جاتی ہیں۔ اسکی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس شربت کا استعمال کسی مذہب کے خلاف نہیں۔ دوسری خوبی یہ ہے۔ کہ ہر تندرست انسان بلا قید عمر و مزاج موسم گرما میں خوش ذائقہ فرحت بخش چیز کی حیثیت سے استعمال کر سکتا ہے۔ ناظرین! اس شربت کے اجزاء اعلیٰ قسم کے خوشبودار پھل مثل انگور، انار، سیب، سنگترہ وغیرہ اور بہت سی اعلیٰ قسم کی ادویہ کا مرکب ہے۔ جو خاص ترکیب اور جانفشانی سے تیار کیا جاتا ہے۔ مفرح قلب ہر خوش ذائقہ ہے تشنگی اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔ اختلاج قلب، درد سر، دوران سر، تشنگی وغیرہ کی شکایات کو رفع کرتا ہے۔ سوداوی امراض کیواسطے عموماً اور گرم مزاج والے اصحاب کے واسطے خصوصاً بہت مفید ہے۔ معنوی خوبیوں کے علاوہ جو استعمال سے تعلق رکھتی ہیں ظاہر اطوار پر رنگ دلفریب اور پیکنگ کی صفائی دیدہ زیب ہے۔ اسکی اشاعت سے محض ذاتی نفع مقصود نہیں۔ بلکہ ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق پبلک کی خدمت کرنا اور ہندوستانی اشیاء کی ترویج کو ترقی دینا مد نظر ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ آپ بوتل دیکھ کر اور استعمال کر کے جو بیدار شدہ نوخیز ہندوستان کی صنعت کا امید افزا نمونہ ہے۔ اور جسکی ہر چیز دیسی ہے۔ خوش ہونگے باوجود اسقدر خوبیاں ہونے اور عجیب و غریب شے ہونے کے قیمت اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ ہر حیثیت کے لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

نوٹ:۔ یہ شربت خرید کرتے وقت دھوکہ نہ کھائیے۔ بلکہ بوتل پر ہمدرد دواخانہ کا خوشنما لیبل اور اسپر لفظ رجسٹرڈ بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔ واضح رہے۔ کہ یہ شربت ہمدرد دواخانہ کی مخصوص چیز ہے اور اصلی اس دواخانہ کے سوا کہیں نہیں ملسکتا۔ قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ہے۔ حکیموں اور عطاروں کے علاوہ تاجران شربت کو بشرطیکہ وہ ایک درجن یا اس سے زیادہ خرید کریں۔ ۲ فی روپیہ کمیشن دیا جائیگا۔ بیرونجات والے اصحاب ریلوے سے منگائیں۔ اور بقدر نصف یا چہارم قیمت پیشگی بھی روانہ کریں۔ فہرست دواخانہ مع جنتری ۱۹۲۶ء کارڈ آنے پر مفت ارسال ہو گی۔

المشتہر:۔ حافظ عبد الحمید اینڈ سنز مالک ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی۔ تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی۔

مقوی دانت منجن

منہ کی بو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ یا پیپ آتا ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی زیادہ آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ فی شیشی ۱۲ / ؁

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن۔ جگر کو طاقت دینے والی۔ جوڑوں کے درد و نقرس کے درد۔ سینہ کو مضبوط بنانے والی۔ مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اسکا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ ؁

حب اطہرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں۔ (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو۔ (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو۔ (۶) جن کے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہوں۔ اور کمزوری رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ عہ تین تولے کے لئے محصولڈاک معاف۔ چھ تولہ تک خاص رعایت ؁

سرمہ نور العین

اسکے اعلیٰ اجزاء موتی و ممیرا ہیں۔ اور تمام امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانیوالا۔ دھند، غبار، جالا، ککرے، خارش، سبل، ناخونہ۔ پھولا، ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیا بند کو دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیسدار پانی کے روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر نظام جان عبد اللہ جامع الصحت قادیان

مفرح جہانگیری

جاننے والے جانتے ہیں۔ اور آنکھوں والے دیکھتے ہیں۔ کہ اکثر آدم کے فرزندوں کی جوانی کا زمانہ رنج و الم حسرت و یاس کی سرد آہوں سے معمور ہے۔ مزاج میں چڑچڑا پن۔ احباب کی صحبت سے نفرت۔ دماغ کا ضعف۔ جگر کی خرابی۔ ہاضمہ کا بگاڑ۔ نفخ اور ریح کی شکایت۔ بدن کی لاغری۔ چہرے کی بے رونقی۔ دل کی دھڑکن۔ وہم نسیان۔ دائمی قبض۔ کثرت پیشاب۔ کمر اور جوڑوں کا درد۔ سلسلہ تولید بند۔ یہ ہر روشن آئینہ جسمیں ملک کے اکثر نوجوانوں کا عکس نظر آتا ہے۔

مفرح جہانگیری ایک نہایت ہی خوشگوار تریاق ہے۔ اسکا اثر عارضی نہیں۔ بلکہ اسکے استعمال سے حواس خمسہ کی درستی خیالات کی بلندی عالی حوصلگی خوش طبعی اور مادہ تولید میں ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ مفرح جہانگیری طالب علموں۔ ہیڈ ماسٹروں۔ بیرسٹروں۔ وکیلوں۔ تجارت پیشہ اور دیگر عام دوکانداروں کو تکان کوفتگی۔ تندخوئی۔ تیز مزاجی۔ بے صبری سے بفضل خدا محفوظ رکھنے میں بے نظیر ہے۔ قیمت ڈبیہ کلاں پانچ روپیہ۔ قیمت ڈبیہ خورد دو روپیہ۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہو گا۔

المشتہر ایم۔ اے۔ خلیل منیجر احمدیہ دوائی خانہ سیالکوٹ

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل۔ (ایڈیٹر))

بہت بڑی رعایت

ذیل کی ہر ایک کتاب پر ۳۲ فیصدی کمیشن

سنہری موقع سے احباب فائدہ اٹھائیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں کہ اس سال کے پروگرام میں کتابوں کی فروخت کے ذریعہ بھی پنجاب اور ہندوستان میں تبلیغ کی جائے ۔ بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان کی طرف سے ایک بہت بڑی رعایت کا اعلان کیا جاتا ہے ۔ یعنی جو دوست مشتہرہ میعاد کے اندر اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفائے کرام کی مندرجہ ذیل کتابیں منگوائیں گے ۔ ان کو ان پر ۳۲ فی صدی رعایت دی جائے گی ۔ یعنی

تین روپیہ کی کتابیں ڈیڑھ روپیہ میں

مگر یہ رعایت انہی دوستوں کو ملے گی ۔ جو ماہ اپریل کے پہلے ہفتہ کے اندر ہمیں اپنی فرمائشات بھیج دیں گے ۔ یا ان کے خطوط پر ڈاک خانہ کی مہر انہی تاریخوں کی لگی ہوگی خواہ وہ ہمیں بعد ہی کو ملیں ۔ کیونکہ یہ رعایت صرف

اپریل کے پہلے ہفتہ کیلئے ہے

ہمیں امید ہے ۔ کہ تبلیغ حقہ کے خواہشمند دوست اس نادر موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے ۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تصانیف حضرت مسیح موعودؑ		لجۃ النور	۸ر	ریویو بر مباحثہ چکڑالوی	۱ر	تقدیر الٰہی	عہ
چشمہ معرفت	عہ	تذکرۃ الشہادتین	۱۲ر	نور القرآن حصہ اول	۲ر	عرفان الٰہی	۱۰ر
انجام آتھم	عہ	قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر	نور القرآن حصہ دوم	۷ر	نجات	۱۳ر
فریاد درد	۸ر	برکات الدعا	۳ر	پرانی تحریریں	۳ر	تحفۃ الملوک	۱۲ر
تحفہ ندوہ	۳ر	آسمانی فیصلہ	۳ر	ستارہ قیصریہ	۱ر	جواب سیلٹ انگریزی	سے
دافع البلاء	۳ر	نجم الہدیٰ	۱ر	روئداد جلسہ دعا	۳ر	دعوۃ الامیر فارسی مجلد	صہ
نور الحق حصہ دوم	۶ر	آئینہ کمالات اسلام	بیہ	**تصانیف حضرت خلیفہ اولؓ**		تقریر ہستی باری تعالیٰ	ہر
سناتن دہرم	ار	براہین احمدیہ حصہ پنجم	عہ	فصل الخطاب	عہ	**متفرق تصانیف**	
اعجاز احمدی	۶ر	الخطاب الجلیل	عہ	تصدیق براہین احمدیہ	عہ	حمائل مترجم	بیہ
ضرورت امام	۴ر	تبلیغ رسالت چھ حصص	حہ	نور الدین	عہ	فقہ احمدیہ	۸ر
تحفہ قیصریہ	۴ر	منن الرحمٰن	ار	ابطال الوہیت مسیح	۲ر	احمدیہ پاکٹ بک	ہر
لیکچر سیالکوٹ	۴ر	سرمہ چشم آریہ	۶ر	**تصانیف حضرت خلیفہ ثانی**		پارہ اول معہ تفسیری نوٹ انگریزی	عہ
تقریریں	۳ر	شحنہ حق	۸ر			اسلام اور قتل مرتد	عہ
تحفہ غزنویہ	۴ر	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۳ر				
		کشتی نوح	۶ر	حقیقۃ النبوۃ	عہ	بہائی مذہب کی حقیقت	۱۰ر

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور